یہ کتاب اسلامی عقائد اور حدیث پاک کے مطابق قیامت سے پہلے پیدا ہونے
والے تیس 30 جھوٹے مدعیان نبوت (کذابوں) میں سے چند کی تفصیل پر مشتمل ہے

کتاب العقائد

مصنف حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

کتاب العقائد

مصنف

صدر الافاضل استاذ العلماء مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

نام کتاب	:	کتاب العقائد
مصنف	:	صدر الافاضل نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ
محشی	:	مولانا محمد نوید رضا العطاری المدنی
تصحیح ونظر ثانی	:	مولانا محمد حنیف امجدی عطاری
تعداد	:	۳،۰۰۰ (تین ہزار)
سن طباعت	:	۱۴۲۵ھ بمطابق ۲۰۰۴ء

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

''المدینۃ العلمیۃ۔ایک تعارف''

بحمدہٖ تعالیٰ **المدینۃ العلمیۃ** ایک ایسا تحقیقی و اشاعتی ادارہ ہے جو علمائے اہلسنت خصوصًا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کی گراں مایہ تصنیفات کو عصر حاضر کے تقاضوں کے پیش نظر سہل ترین اسلوب میں پیش کرنے کا عزم رکھتا ہے الحمد للہ عزوجل اس انقلابی عزم کی تکمیل اپنے ابتدائی مراحل میں داخل ہو چکی ہے۔

المدینۃ العلمیۃ کا منصوبہ بفضلہٖ تعالیٰ وسیع پیمانہ پر مشتمل ہے جس میں علوم مروّجہ کی تقریبًا ہر صنف پر تحقیقی و اشاعتی کام شامل منشور ہے یوں وقتًا فوقتًا گراں قدر اسلامی تحقیقی لٹریچر منظر عام پر لاکر متعارف کروایا جائے گا اور علوم اسلامیہ کے محققین حضرات کے ذوق تحقیق کی تسکین کا بھی وسیع پیمانہ پر سامان کیا جائے گا نیز مرور زمانہ کی وجہ سے جن تصنیفات کا لب ولہجہ اور انداز تفہیم متاثر ہو چکا ہے ان کو نئے اسلوب و آہنگ اور جدید انداز تفہیم سے آراستہ کر کے ایک عام پڑھے لکھے فرد کیلئے قابلِ مطالعہ بنانا بھی **المدینۃ العلمیۃ** کی بنیادی ترجیحات میں شامل ہے۔

امام اہلسنت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے **المدینۃ العلمیۃ** ایک مضبوط و مستحکم لائحہ عمل کا حامل ہے جو اس کے قیام کی اغراض میں سے سب سے اوّلین ترجیح ہے۔امام اہلسنت رضی اللہ عنہ کی علمی و تحقیقی تصنیفات بلاشبہ علوم اسلامیہ کا شاہکار ہیں مگر عصر حاضر میں نشر و اشاعت

کے جو نئے رجحانات متعارف ہو چکے ہیں ان کا تقاضہ ہے کہ علوم اسلامیہ کے ان شہ پاروں کو حواشی وتسہیل کے زیور سے آراستہ کر کے شائع کیا جائے جس سے نہ صرف یہ فائدہ ہوگا کہ ان تصنیفات کی مقبولیت میں اضافہ ہوگا بلکہ ہر عام وخاص یکساں طور پر ان سے مستفید بھی ہو سکے گا۔

اس کے علاوہ دیگر جدید وقدیم علمائے اہلسنت علیہم الرحمۃ کی تصنیفات کو مع تراجم، حواشی، تخریج اور شروح کے منظر عام پر لایا جارہا ہے جن میں نصابی اور غیر نصابی دونوں طرح کی تصنیفات شامل ہیں، نصابی کتب کے حوالے سے یہ امر قابل ذکر ہے کہ نہ صرف دینی مدارس کی نصابی کتب پر کام ہورہا ہے بلکہ اسکول، کالجز اور جامعات کی نصابی کتب پر بھی کام منشور میں شامل ہے اس قدر وسیع پیمانہ پر تحقیقی کام یقیناً بغیر تعاون کے ناممکن العمل ہے لہذا اسلامی علوم کے شائقین کے ہر طبقہ سے گزارش ہے کہ تحقیق واشاعت کے اس میدان میں ہمارے ساتھ علمی وقلمی تعاون کے سلسلے میں رابطہ فرمائیے۔ آیئے مل کر علوم اسلامیہ کے تحقیقی واشاعتی انقلاب کے لئے صف بہ صف کھڑے ہوجائیں اور اپنی قلمی کاوشوں سے اس کی بنیادوں کو مضبوط کریں۔

ع صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کیلئے

Email: ilmia26@hotmail.com

P.O. Box.: 18752

فہرست

باسمه تعالٰی

عقیدہ کے لغوی معنی دل میں جمایا ہوا یقین، ایمان اور اعتقاد کے ہیں۔عقیدہ کی جمع ''عقائد'' ہے۔مومن ہونے کیلئے جن باتوں کی دل سے تصدیق اورزبان سے اقرار ضروری ہے ان کو اسلامی عقائد کہا جاتا ہے۔عقائد کی اصلاح و درستگی کے بغیر اچھے سے اچھا عمل بھی اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں قبول نہیں۔ارشادِ خداعزوجل ہے :

مَثَلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ کَرَمَادِ نِ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّیْحُ فِیْ یَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَایَقْدِرُوْنَ مِمَّا کَسَبُوْا عَلٰی شَیْءٍ ؕ ذٰلِکَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِیْدُ ۝ (ابراہیم/۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان : اپنے رب سے منکروں کا حال ایسا ہے کہ ان کے کام ہیں جیسے راکھ کہ اس پر ہوا کا سخت جھونکا آیا آندھی کے دن میں ساری کمائی میں سے کچھ ہاتھ نہ لگا۔یہی ہے دور کی گمراہی۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ اگر کوئی انسان کثیر نیک اعمال کا ذخیرہ جمع کرلے لیکن اس کے عقائد میں فساد ہو تو یہ ذخیرہ راکھ کا ڈھیر ثابت ہوں گے۔اسی حقیقت کو سامنے رکھتے ہوئے علماءِ اہلسنت نے عقائد کے موضوع پر بہت کچھ لکھا۔انہیں میں سے ایک مختصر کتاب سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رضی اللہ عنہ کے خلیفہ صدرالافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی نے تحریر فرمائی جس میں آپ علیہ الرحمۃ نے نہایت سلیس اور عام فہم زبان میں اسلامی عقائد بیان کئے ہیں جس سے ایک عام قاری بھی استفادہ کرسکتا ہے۔

الحمدللہ عزوجل المدینۃ العلمیۃ یہ کتاب پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہے۔اس کتاب کو مرتب کرنے کیلئے مولانا محمد حنیف عطاری اور مولانا محمد نوید رضا العطاری جو جامعۃ المدینہ کے فاضل متخرجین ہیں، کی خدمات حاصل کی گئیں۔اس کتاب کی

اشاعت میں درج ذیل چیزوں کا اہتمام کیا گیا ہے۔

۱۔ اردو اور عربی کی عبارات میں جو کتابت کی غلطیاں تھیں ان کی تصحیح کر دی گئی ہے۔

۲۔ مختلف مقامات پر دقیق عبارتوں کو با آسانی سمجھنے کے لئے حواشی کا اہتمام بھی کیا گیا ہے جس کی وجہ سے استفادہ مزید آسان ہو گیا۔

۳۔ کتاب کے مصنف صدر الافاضل نعیم الدین مراد آبادی کی مختصر سوانح عمری بھی پیش کی گئی ہے۔

۴۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے اس کتاب میں جن جھوٹے مدعیانِ نبوت کا تذکرہ فرمایا ہے ان کے بارے میں تفصیل (رسالہ کی شکل میں) آخری صفحات میں پیش کی ہے۔ یہ وہ کاوش ہے جو اب تک چھپنے والے تمام ایڈیشن میں سے کسی میں بھی نہیں۔ اس طرح یہ کتاب دیگر نسخوں میں انفرادی حیثیت کی حامل ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اسلامی عقائد پر استقامت عطا فرمائے۔ گمراہ اور بدعقیدہ لوگوں اور بدعقیدگی سے ہماری اور ہماری نسلوں کی حفاظت فرمائے۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

المدینہ العلمیۃ

کچھ مصنف کے بارے میں

صدرالافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، مجدد دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے خلفاء کرام میں سے ایک قابل فخر شخصیت ہیں آپ نے اپنی زندگی دین اسلام کی خدمت کیلئے وقف کر رکھی تھی۔ دمِ آخر تک آپ دین کی خدمت اور احیاء سنت نبوی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں مشغول رہے۔

آپ کا نام نامی محمد نعیم الدین اور لقب صدر الافاضل تھا۔ ۲۱ صفر المظفر ۱۳۰۰ھ، بمطابق یکم جنوری 1883ء بروز پیر مراد آباد (یو۔ پی، ہندوستان) میں پیدا ہوئے۔ اور اسی نسبت سے مراد آبادی کہلائے۔ آپ کا سارا خاندان علم وفضل میں یکتائے روزگار تھا چنانچہ آٹھ سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کرنے کے بعد ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد مولانا محمد معین الدین علیہ الرحمۃ سے حاصل کی پھر مولانا شاہ فضل احمد رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلسلہ تعلیم کو آگے بڑھایا۔ آپ نے درس نظامی کی تکمیل مدرسہ امدادیہ مراد آباد سے کی اور پھر کم وبیش ایک سال تک فتوی نویسی فرماتے رہے۔ اپنی اعلیٰ علمی استعداد اور قابلیت کی بناء پر مدرسہ امدادیہ میں دستار فضیلت حاصل کی۔

آپ کے سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ جودھ پور کے ایک شخص ادریس نے اخبار ''نظام الملک'' میں امام اہلسنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کی مخالفت میں ایک مضمون لکھا جو بے ہودہ اور نازیبا کلمات سے پُر تھا۔ جب حضرت صدر الافاضل رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے یہ مضمون دیکھا تو رنجیدہ ہو گئے آپ نے اس کا نہایت ہی مدلل اور پر مغز جواب تحریر فرمایا اور اسی اخبار میں شائع کروایا۔ امام اہلسنت علیہ الرحمۃ کو جب معلوم ہوا تو آپ نے

صدالافاضل علیہ الرحمۃ کو بریلی شریف بلوایا۔آپ امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوئے اوران کے علمی فیضان سے بہرہ یاب ہوتے رہے۔

حضرتِ صدرالافاضل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مناظرہ میں ایسا کمال حاصل تھا کہ جب بھی کسی سے مناظرہ ہوا، اللہ عزوجل نے اپنے فضل وکرم سے غالب ہی فرمایا۔کوئی عیسائی، آریہ، رافضی، خارجی یا قادیانی آپ کے مقابل نہ ٹھہر سکتا، چند ہی منٹ میں شکست کھا کر ذلت سے رخصت ہوجاتا۔آپ کو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے گویا ایک طرح سے مناظروں کا انچارج بنایا تھا۔کیونکہ جہاں کہیں ہندو، عیسائی، سر اٹھاتے، اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فوراًصدرالافاضل کو ان کی سرکوبی کے لئے روانہ فرمادیتے۔

درس حدیث آپ کا دلچسپ ترین مشغلہ تھا۔فن حدیث میں وہ لوگ باکمال کہلائے جن کا قوتِ حافظہ بہت زیادہ ہوا۔چنانچہ اللہ تعالی نے آپ کو اس نعمتِ عظیم سے نوازا تھا آپ زبردست قوی الحافظہ تھے اور حدیث کا درس دیتے وقت فن اصول حدیث میں اعلیٰ طرز پر تقریر فرماتے۔

آپ نے مختلف موضوع پر بیسیوں علمی مضامین تحریر فرمائے اور آپ کے یہ علمی شہ پارے آج بھی مستند مانے جاتے ہیں۔اعلی حضرت محدث بریلوی علیہ رحمۃ القوی کے بے مثال، شہرۂ آفاق ترجمۂ قرآن ''کنزالایمان'' پر آپ کا تفسیری حاشیہ ''خزائن العرفان'' امت کیلئے ایک بہترین نعمت ہے، جو مختصر ہونے کے ساتھ ساتھ جامع اور سہل بھی ہے۔دیگر مشہور کتب میں اطیب البیان، الکلمۃ العلیا، سوانح کربلا اور کتاب العقائد وغیرہ شامل ہیں۔

حضرت صدرالافاضل نے نثر کے ساتھ ساتھ شعر وسخن کا بھی بڑا عمدہ ذوق پایا تھا۔آپ کی شاعری اردو کی روایتی شاعری کی طرح نہ تھی بلکہ نہایت شستہ ومہذب انداز میں شاعری فرماتے۔آپ نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں نعتیں بھی لکھیں

اور پند ونصائح پر مشتمل اشعار بھی لکھے۔

۱۳۲۸ھ میں آپ نے مراد آباد میں ایک علمی درس گاہ مدرسہ انجمن اہلسنت وجماعت کی بنیاد رکھی بعد میں اسی عظیم الشان دینی درسگاہ کا نام جامعہ نعیمیہ رکھا گیا، جہاں آج بھی ہزاروں تشنگان علم سیراب ہورہے ہیں۔

بہرحال آپ اپنی ذات میں ایک انجمن کی حیثیت رکھتے تھے۔ساری عمر اسی طرح دین کی خدمت کرتے رہے۔بالآخر داعی اجل کو لبیک کہنے کا وقت آ پہنچا اور آپ کا انتقال پر ملال ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۶۷ھ بمطابق ۲۳ اکتوبر ۱۹۴۸ء کو رات ۱۲ بجے ہوا۔آپ کی تدفین جامعہ نعیمیہ مراد آباد کی مسجد کے بائیں گوشے میں کی گئی۔آج بھی آپ سے اکتساب فیض کا سلسلہ جاری ہے اور ان شاء اللہ عزوجل تا قیامت جاری رہے گا۔اللہ عزوجل آپ پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔آمین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

دنیا کا مالک

دنیا کی ہر چیز اَدلتی بدلتی رہتی ہے (۱)۔ اور کبھی نہ کبھی فنا ہو جائے گی (۲)۔ کسی نہ کسی وقت وہ پیدا ہوئی ہے تو ضرور ان سب چیزوں کا کوئی پیدا اور ناپید (۳) کرنے والا ہے۔ اس کا نام پاک ''اللہ'' ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا۔ وہی تمام جہان کا بنانے والا ہے۔ آسمان، زمین، چاند، تارے، آدمی، جانور اور جتنی چیزیں ہیں سب کو اُسی نے پیدا کیا۔ وہی پالتا ہے سب اُسی کے محتاج ہیں۔ روزی دینا، جلانا (۴)، مارنا اس کے اختیار میں ہے۔ وہ سب کا مالک ہے جو چاہے کرے اس کے حکم میں کوئی دم نہیں مار سکتا (۵)۔ وہ ہر کمال وخوبی کا جامع اور ہر عیب ونقصان اور برائی سے پاک ہے وہ ظاہر اور چھپی چیز کو جانتا ہے کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں۔ جیسے اس کی ذات ہمیشہ سے ہے اس کی تمام صفات (خوبیاں) بھی ہمیشہ سے ہیں۔ جہاں کی ہر چیز اس کی پیدا کی ہوئی ہے۔

ہم سب اس کے بندے ہیں وہ ہم پر ہمارے ماں باپ سے زیادہ مہربان، رحم فرمانے والا، گناہ بخشنے والا، توبہ قبول فرمانے والا ہے۔

اس کی پکڑ نہایت سخت ہے جس سے بے (۶) اُس کے چھوڑے چھوٹ نہیں سکتا۔ عزّت، ذِلّت اس کے اختیار میں ہے۔ جسے چاہے عزّت دے، جسے چاہے ذلیل کرے، جسے چاہے امیر کرے جسے چاہے فقیر کرے۔ جو کچھ کرتا ہے حکمت ہے انصاف ہے۔ مسلمانوں کو

---

(۱) تبدیل ہوتی رہتی ہے (۲) ختم ہو جائے گی (۳) ختم کرنے والا، مٹانے والا (۴) زندہ کرنا (۵) کوئی دخل نہیں دے سکتا (۶) بغیر اس کے چھوڑے

جنّت عطا فرمائے گا کافروں پر دوزخ میں عذاب کرے گا۔ اس کا ہر کام حکمت ہے، بندوں کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔ اس کی نعمتیں، اس کے احسان بے انتہا ہیں وہی اِس کا مستحق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اللہ تعالیٰ حیّ، قدیر، سمیع، بصیر، متکلّم، علیم، مُرید(۱) ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ، نہ بیٹا، نہ اس کی کوئی بی بی، نہ رشتہ دار۔ سب سے بے نیاز۔

نظم

سب کا پیدا کرنے والا	میرا مولا (۲) میرا مولا
سب سے افضل سب سے اعلیٰ	میرا مولا میرا مولا
جگ کا خالق سب کا مالک	وہ ہی باقی ، باقی ہالک (۳)
سچا مالک سچا آقا	میرا مولا میرا مولا
سب کو وہ ہی دے ہے روزی	نعمت اس کی دولت اس کی
رازق (۴) داتا (۵) پالن ہارا (۶)	میرا مولا میرا مولا
ہم سب اس کے عاجز بندے	وہ ہی پالے وہ ہی مارے
خوبی والا سب سے نیارا	میرا مولا میرا مولا
اول آخر غائب حاضر	اس کو روشن اس پر ظاہر
عالم (۷) دانا (۸) واقف (۹) کُل کا	میرا مولا میرا مولا
عزّت والا حکمت والا	نعمت والا رحمت والا

---

(۱) ہمیشہ سے زندہ، قدرت والا یعنی جو چاہے کرے، سننے والا، دیکھنے والا، کلام کرنے والا، جاننے والا، ارادہ فرمانے والا (۲) مالک، آقا (۳) ہلاک ہونے والے (۴) رزق دینے والا (۵) بہت عطائیں کرنے والا (۶) پرورش کرنے والا (۷) علم والا (۸) جاننے والا (۹) آگاہ

میرا پیارا میرا آقا　　میرا مولا میرا مولا

طاعت سجدہ (۱) اُسکا حق ہے　　اس کو پوجو وہ ہی رب ہے

اللہ اللہ اللہ　　میرا مولا میرا مولا

سوالات

سوال: کیا دنیا ہمیشہ سے ہے ؟

جواب: جی نہیں۔

سوال: کیا دنیا ہمیشہ رہے گی؟

جواب: نہیں کیونکہ یہاں کی ہر چیز کیلئے ایک عمر ہے۔ پہلے وہ پیدا ہوتی ہے اور جب تک اس کی عمر ہے باقی رہتی ہے۔ پھر فنا ہو جاتی ہے۔

سوال: دنیا کی چیزوں کا پیدا اور فنا کرنے والا کون ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ۔

سوال: وہ کب پیدا ہوا اور کب تک رہے گا؟

جواب: وہ پیدا نہیں ہوا نہ فنا ہوگا۔ پیدا وہ چیز ہوتی ہے جو پہلے نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا سب کو وہی پیدا کرتا ہے اس کو کسی نے پیدا نہیں کیا۔ وہی سب کو فنا کرتا ہے اس کو کوئی فنا نہیں کر سکتا۔

سوال: کیا اکیلے اُسی نے ساری دنیا بنا ڈالی یا اور کوئی بھی اس کے ساتھ شریک ہے؟

جواب: کوئی اس کا شریک نہیں سب اس کے بندے اور اس کے پیدا کئے ہوئے ہیں وہ

---

(۱) سجدہ دو قسم ہے ایک سجدہ تعظیمی اور دوسرا سجدہ بندگی، سجدہ بندگی صرف اللہ عزوجل کے لئے جائز ہے اللہ کے سوا کسی اور کو سجدہ بندگی کرنا شرک ہے اور سجدہ تعظیمی پچھلی شریعتوں میں جائز تھا جیسا حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیوں نے سجدہ کیا لیکن ہماری شریعت میں حرام ہے۔

اکیلا تمام جہان کا پیدا کرنے والا ہے اسکی بڑی قدرت ہے۔کوئی ذرّہ بغیر اس کے حکم کے ہل نہیں سکتا۔

نبوّت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے خلق (۱) کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے جن پاک بندوں کو اپنے احکام پہنچانے کے واسطے بھیجا ان کو ''نبی'' کہتے ہیں، انبیاء علیہم السلام وہ بشر ہیں جن کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی (۲) آتی ہے۔یہ وحی کبھی فرشتہ کی معرفت آتی ہے کبھی بے واسطہ۔ انبیاء علیہم السلام گناہوں سے پاک ہیں ان کی عادتیں، خصلتیں (۳) نہایت پاکیزہ ہوتی ہیں۔ان کا نام،نسب، جسم، قول، فعل، حرکات، سکنات سب سے اعلیٰ درجہ کے اور نفرت انگیز (۴) باتوں سے پاک ہوتے ہیں، انھیں اللہ تعالیٰ عقل کامل عطا فرماتا ہے۔ دنیا کا بڑے سے بڑا عقلمند ان کی عقل کے کروڑویں درجہ تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔ انہیں اللہ تعالیٰ غیب (۵) پر مطّلع فرماتا ہے وہ رات دن اللہ تعالیٰ کی اطاعت (۶) وعبادت میں مشغول رہتے ہیں اور بندوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم پہنچاتے اور اس کا رستہ دکھاتے ہیں۔

---

(۱) مخلوق (۲) وحی کا لغوی معنی پیغام بھیجنا، دل میں بات ڈالنا، خفیہ بات کرنا۔ اصطلاح شریعت میں وحی اس کلام کو کہتے ہیں جو کسی نبی پر اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہو۔ انبیاء علیہم السلام کے حق میں وحی کی دو قسمیں ہیں ﴿۱﴾ بالواسطہ اور ﴿۲﴾ بلاواسطہ۔ بالواسطہ یعنی کلام ربانی عزوجل فرشتہ کی وساطت سے نبی کے پاس آئے جیسے جبرائیل علیہ السلام کا وحی لانا اور بلاواسطہ یعنی فرشتے کی وساطت کے بغیر بنفس نفیس کلام ربانی عزوجل کو سننا جیسے معراج کی رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا اور کوہ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سنا۔ اسی طرح نبی کو خواب میں جو چیز بتائی جائے وہ بھی وحی ہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کا حکم ہوا۔ (ملخص از نزھۃ القاری شرح صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۳۴ مطبوعہ فرید بک اسٹال اردو بازار لاہور۔ بہار شریعت حصہ اول جلد اول ص ۱۰ مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی) (۳) سیرت، مزاج (۴) نفرت دلانے والی (۵) غیب کے لغوی معنی ہیں پوشیدہ۔ اور علم غیب سے مراد وہ چھپی ہوئی باتیں ہیں جو حواس خمسہ اور اندازے سے معلوم نہ ہو سکیں اور جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کرام علیہم السلام کو خبر دی ہے۔ (۶) بندگی، حکم ماننا

نبوّت بہت بلند اور بڑا مرتبہ ہے۔ کوئی شخص عبادت وغیرہ سے حاصل نہیں کر سکتا، چاہے عمر بھر روزہ دار رہے، رات بھر سجدوں میں رویا کرے، تمام مال و دولت خدا کی راہ میں صدقہ کر دے، اپنے آپ بھی اس کے دین پر فدا(۱) ہو جائے مگر اس سے نبوت نہیں پا سکتا۔ نبوت اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے۔

نبی کی فرمانبرداری فرض ہے۔ انبیاء علیہم السلام تمام مخلوق سے افضل ہیں ان کی تعظیم وتوقیر فرض اور ان کی ادنیٰ توہین یا تکذیب(۲) کفر ہے۔ آدمی جب تک ان سب کو نہ مانے مومن نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے دربار میں انبیاء علیہم السلام کی بہت عزت اور مرتبت ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے ہیں۔

ان انبیاء علیہم السلام میں سے جو نئی شریعت(۳) لائے ان کو رسول کہتے ہیں۔ تمام انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے ایک آن کے لئے ان پر موت آئی پھر زندہ ہو گئے۔ دنیا میں سب سے پہلے آنے والے نبی آدم علیہ السلام ہیں جن سے پہلے آدمیوں کا سلسلہ نہ تھا۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اپنی قدرت کاملہ سے بے ماں باپ کے پیدا کیا اور اپنا خلیفہ بنایا اور علمِ اسماء(۴) عنایت کیا۔ ملائکہ(۵) کو ان کے سجدے کا حکم کیا۔ انہیں سے انسانی نسل چلی۔ تمام آدمی انہیں کی اولاد ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے ہمارے آقا حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تک اللہ تعالیٰ نے بہت نبی بھیجے قرآن پاک میں جن کا ذکر ہے ان کے اسماء مبارکہ یہ ہیں:

حضرت آدم علیہ السّلام، حضرت نوح علیہ السّلام، حضرت ابراہیم علیہ السّلام، حضرت یوسف علیہ السّلام، حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام، حضرت اسحٰق علیہ السّلام، حضرت یعقوب علیہ السّلام،

---

(۱) نثار، قربان (۲) جھٹلانا (۳) اسلامی قانون، خدائی احکام (۴) تمام چیزوں اور ان کے ناموں کا علم (۵) فرشتے، (مَلَک کی جمع)

حضرت موسیٰ علیہ السّلام، حضرت ہارون علیہ السّلام، حضرت شعیب علیہ السّلام، حضرت لوط علیہ السّلام، حضرت ہود علیہ السّلام، حضرت داوٗد علیہ السّلام، حضرت سلیمان علیہ السّلام، حضرت ایوب علیہ السّلام، حضرت زکریا علیہ السّلام، حضرت یحییٰ علیہ السّلام، حضرت عیسیٰ علیہ السّلام، حضرت الیاس علیہ السّلام، حضرت الیسع علیہ السّلام، حضرت یونس علیہ السّلام، حضرت ادریس علیہ السّلام، حضرت ذوالکفل علیہ السّلام، حضرت صالح علیہ السّلام، حضور سید المرسلین مُحمد رَسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔

انبیاء علیہم السلام کے رتبے

انبیاء علیہم السلام کے مراتب (۱) میں فرق ہے۔ بعضوں کے رتبے بعضوں سے اعلیٰ ہیں۔ سب سے بڑا رُتبہ ہمارے آقا و مولیٰ سیّد الانبیاء (۲) محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم خاتَم النّبیّین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبوت کا سلسلہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر ختم فرمادیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔ جو شخص حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کسی کو نبوت ملنا جائز سمجھے وہ کافر ہوجاتا ہے۔ تمام انبیاء علیہم السلام کو جو کمالات جدا جدا عنایت ہوئے وہ سب اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات عالی میں جمع فرمادیئے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے خاص کمالات بہت زائد ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔ خدا کی راہ انبیاء علیہم السلام ہی کے ذریعے ملتی ہے اور انسان کی نجات کا دارومدار انہیں کی فرمانبرداری پر ہے۔

---

(۱) مرتبے، درجے (۲) نبیوں کے سردار

سوالات

سوال: کیا جن اور فرشتے بھی نبی ہوتے ہیں؟

جواب: نہیں، نبی صرف انسانوں میں سے ہوتے ہیں۔ اور ان میں سے بھی فقط مرد۔ کوئی عورت نبی نہیں ہوتی۔

سوال: کیا غیر نبی کے پاس بھی وحی آتی ہے؟

جواب: وحی نبوت غیر نبی کے پاس نہیں آتی۔ جو اس کا قائل ہو وہ کافر ہے۔

سوال: کیا انبیاء کے سوا اور کوئی بھی معصوم ہوتا ہے؟

جواب: ہاں، فرشتے بھی معصوم ہوتے ہیں اور کوئی نہیں۔

سوال: معصوم کس کو کہتے ہیں؟

جواب: جو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہو اور اس وجہ سے اس کا گناہ کرنا ناممکن ہو۔

سوال: کیا امام اور ولی بھی معصوم ہوتے ہیں؟

جواب: انبیاء اور فرشتوں علیہم السلام کے سوا معصوم کوئی بھی نہیں ہوتا، اولیاء کو اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے گناہوں سے بچاتا ہے مگر معصوم صرف انبیاء اور فرشتے ہی ہیں۔

سوال: علمِ اسماء کس کو کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے جو حضرت آدم علیہ السلام کو ہر چیز اور اُس کے ناموں کا علم عطا فرمایا تھا اس کو علمِ اسماء کہتے ہیں۔

سوال: فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو کیسا سجدہ کیا تھا؟

جواب: یہ سجدہ تعظیمی تھا، جو خدا کے حکم سے ملائکہ نے کیا اور سجدہ تعظیمی پہلی شریعتوں میں جائز تھا ہماری شریعت میں جائز نہیں۔ اور سجدہ عبادت پہلی شریعتوں میں بھی خدا کے سوا کسی اور کے لئے جائز نہیں ہوا۔

معجزات

وہ عجیب وغریب کام جو عادتًا ناممکن ہوں جیسے مُردوں کو زندہ کرنا، اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کر دینا، انگلیوں سے چشمے جاری کرنا، ایسی باتیں اگر نبوت کا دعویٰ کرنے والے سے اس کی تائید میں ظاہر ہوں، ان کو ''معجزہ'' کہتے ہیں۔ معجزات انبیاء علیہم السلام سے بہت ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور یہ اُن کی نبوت کی دلیل ہیں۔ معجزات دیکھ کر آدمی کا دل نبی کی سچائی کا یقین کر لیتا ہے جس کے ہاتھ سے قُدرت کی ایسی نشانیاں ظاہر ہوتی ہیں جن کے مقابل سب لوگ عاجز وحیران ہیں ضرور وہ خُدا کا بھیجا ہوا ہے چاہے ضِدّی دُشمن نہ مانے مگر دل یقین کر ہی لیتا ہے اور عقل والے ایمان لے آتے ہیں۔

کوئی جھوٹا نبوت کا دعویٰ کر کے معجزہ ہرگز نہیں دکھا سکتا قُدرت اس کی تائید نہیں فرماتی۔ ہمارے حضور سیّد الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے مُعجزات بہت زیادہ ہیں ان میں سے معراج شریف بہت مشہور معجزہ ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم رات کے تھوڑے سے حصّہ میں مکّہ معظّمہ سے بیت المقدس تشریف لے گئے وہاں انبیاء علیہم السلام کی امامت فرمائی۔ بیت المقدس سے آسمانوں پر تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے قُرب کا وہ مرتبہ پایا کہ کبھی کسی انسان یا فرشتے، نبی یا رسول نے نہ پایا تھا۔ خداوندِ عالم کا جمالِ پاک اپنی مبارک آنکھوں سے دیکھا، کلام الٰہی سنا، آسمان وزمین کے تمام ملک ملاحظہ فرمائے، جنّتوں کی سیر کی، دوزخ کا معائنہ (۱) فرمایا، مکّہ معظّمہ سے بیت المقدس تک راہ میں جو قافلے ملے تھے صبح کو ان کے حالات بیان فرمائے۔

---

(۱) اپنی آنکھوں سے دیکھنا

قرآن شریف کا بیان

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اس نے اپنے بندوں کی رہنمائی کے لئے اتارا۔ اس میں سارے علم ہیں اور وہ بے مثل کتاب ہے ویسی کوئی دوسرا نہیں بنا سکتا ہے چاہے تمام دنیا کے لوگ مل جائیں مگر ایسی کتاب نہیں بنا سکتے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب اپنے پیارے نبی حضور محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر اتاری جیسے اس سے پہلے توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر، انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور دوسری کتابیں اور نبیوں علیہم السلام پر اتاری تھیں وہ سب کتابیں برحق ہیں۔ ہمارا ان سب پر ایمان ہے مگر پہلے زمانہ کے شریر لوگوں نے اگلی کتابوں کو بدل ڈالا وہ اصلی نہیں ملتیں۔ قرآن شریف کا اللہ تعالیٰ خود نگہبان ہے اس لئے وہ جیسا اُترا ویسا ہی ہے اور ہمیشہ ویسا ہی رہے گا سارا زمانہ چاہے تو بھی اس میں ایک حرف کا فرق نہیں آسکتا۔

سوالات

سوال: دنیا میں کوئی آسمانی کتاب بھی ہے؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: آسمانی کتاب سے کیا مطلب ہے؟

جواب: خدا کی کتاب۔

سوال: کون سی؟

جواب: قرآن شریف۔

سوال: اس میں کیا بیان ہے؟

جواب: اس میں سارے علم ہیں۔

سوال: وہ کتاب کس لئے آئی ہے؟

جواب: بندوں کی رہنمائی کیلئے تا کہ بندے اللہ اور اس کے رسول کو جانیں اور ان کی مرضی کے کام کریں۔

سوال: قرآن شریف کس پر اترا؟

جواب: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر۔

سوال: کب اُترا؟

جواب: اب سے تیرہ سو برس پہلے(۱)۔

سوال: کیا قرآن شریف کے سوا اللہ تعالیٰ نے کوئی اور کتاب بھی اُتاری تھی؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: کون کون سی؟

جواب: سب کتابوں کے نام تو معلوم نہیں۔ مشہور کتابیں یہ ہیں: توریت شریف ، انجیل شریف، زبور شریف۔

سوال: کیا صحیح توریت، صحیح انجیل اور صحیح زبور آج کل کہیں ملتی ہے؟

جواب: جی نہیں۔

سوال: کیوں؟

جواب: عیسائیوں اور یہودیوں نے ان کتابوں میں اپنی مرضی سے گھٹا بڑھا کر کچھ کا کچھ کر دیا۔

سوال: کیا صحیح قرآن شریف ملتا ہے؟

جواب: جی ہاں قرآن شریف ہر جگہ صحیح ملتا ہے۔

---

(۱) یہ اس وقت ہے جب کتاب لکھی گئی تھی اب (۱۴۲۵ ہجری) تقریباً چودہ سو برس گزر چکے۔

سوال: کیا وہ نہیں بدلا؟

جواب: وہ نہیں بدل سکتا۔ اس میں ایک حرف کا بھی فرق نہیں ہو سکتا۔

سوال: کیوں؟

جواب: اس لئے کہ اسکا نگہبان اللہ ہے۔

سوال: قرآن شریف کہاں ملتا ہے؟

جواب: ہر شہر اور ہر گاؤں میں، ہر مسلمان کے گھر میں ہوتا ہے اور مسلمانوں کے بچے بچے کو یاد ہے۔

سوال: تم نے کیسے جانا کہ وہ خدا کی کتاب ہے؟

جواب: جیسے خدا کی بنائی ہوئی چیزوں کی طرح کوئی چیز کسی سے نہیں بن سکتی ایسے ہی قرآن شریف کی طرح کوئی کتاب کسی سے نہیں بن سکی اس سے ہم نے جانا کہ وہ خدا کی کتاب ہے۔ آدمی کی ہوتی تو کوئی اور بھی ویسی ہی بنا سکتا۔

سوال: کیا ہندوؤں کے پاس کوئی خدا کی کتاب ہے؟

جواب: نہیں۔

سوال: وید کیا ہے؟

جواب: پرانے زمانے کے شاعروں کی نظمیں۔

ملائکہ کا بیان

فرشتے اللہ کے ایماندار، مکرّم (۱) بندے ہیں جو اس کی نافرمانی کبھی نہیں کرتے ہیں۔ ہر قسم کے گناہ سے معصوم ہیں۔ ان کے جسم نورانی ہیں، اور وہ نہ کچھ کھاتے ہیں، نہ پیتے ہیں۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ہیں۔

---

(۱) عزت والے

اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ قدرت دی ہے کہ وہ جو شکل چاہیں اختیار کریں۔ وہ جداگانہ کاموں پر مقرر ہیں۔ بعضے جنّت پر، بعضے دوزخ پر، بعضے آدمیوں کے عمل لکھنے پر، بعضے روزی پہنچانے پر، بعضے پانی برسانے پر، بعضے ماں کے پیٹ میں بچہ کی صورت بنانے پر، بعضے آدمیوں کی حفاظت پر، بعضے روح قبض کرنے پر، بعضے قبر میں سوال کرنے پر، بعضے عذاب پر، بعضے رسول علیہ السلام کے دربار میں مسلمانوں کے درود و سلام پہنچانے پر، بعضے انبیاء علیہم السلام کے پاس وحی لانے پر۔

ملائکہ کو اللہ تعالیٰ نے بڑی قوت عطا فرمائی ہے وہ ایسے کام کر سکتے ہیں جسے لاکھوں آدمی مل کر بھی نہیں کر سکتے۔ ان میں چار فرشتے بہت عظمت رکھتے ہیں۔ حضرت جبرائیل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل، حضرت عزرائیل علیہم السلام۔

سوالات

سوال: کیا فرشتے دیکھنے میں آتے ہیں؟

جواب: ہمیں تو نظر نہیں آتے مگر جنہیں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہ فرشتوں کو دیکھتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام انہیں ملاحظہ فرماتے ہیں، ان سے کلام ہوتا ہے۔ قبروں میں مُردے بھی فرشتوں کو دیکھتے ہیں اور بھی جسے اللہ تعالیٰ چاہے، دیکھ سکتا ہے۔

سوال: ہر آدمی کے ساتھ ایک ہی فرشتہ عمر بھر اس کے عمل لکھا کرتا ہے یا کئی؟

جواب: نیکی اور بدی کے لکھنے والے علیحدہ علیحدہ ہیں اور رات کے علیحدہ اور دن کے علیحدہ ہیں۔

سوال: کُل کتنے فرشتے ہیں؟

جواب: بہت ہیں ہمیں ان کی تعداد معلوم نہیں۔

تقدیر

دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اور بندے جو کچھ کرتے ہیں نیکی، بدی وہ سب اللہ تعالیٰ کے علمِ ازلی (۱) کے مطابق ہوتا ہے۔ جو کچھ ہونے والا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے اور اس کے پاس لکھا ہوا ہے۔

سوالات

سوال: کیا تقدیر کے موافق کام کرنے پر آدمی مجبور ہے؟

جواب: نہیں۔ بندہ کو اللہ تعالیٰ نے نیکی، بدی کے کرنے پر اختیار دیا ہے۔ وہ اپنے اختیار سے جو کچھ کرتا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کے یہاں لکھا ہوا ہے۔

موت اور قبر کا بیان

ہر شخص کی عمر مقرر ہے نہ اس سے گھٹے، نہ بڑھے۔ جب وہ عمر پوری ہو جاتی ہے تو ملک الموت (۲) علیہ السلام اس کی جان نکال لیتے ہیں موت کے وقت مرنے والے کے داہنے، بائیں جہاں تک نظر جاتی ہے فرشتے ہی فرشتے دکھائی دیتے ہیں۔ مسلمان کے پاس رحمت کے فرشتے، کافر کے پاس عذاب کے۔ مسلمانوں کی روح کو فرشتے عزت کے ساتھ لے جاتے ہیں اور کافروں کی روح کو فرشتے حقارت کے ساتھ لے کر جاتے ہیں۔ روحوں کے رہنے کے لئے مقامات مقرر ہیں نیکوں کیلئے علیحدہ اور بدوں کے لئے علیحدہ۔ مگر وہ کہیں ہو، جسم سے ان کا تعلق باقی رہتا ہے۔ اس کی ایذا سے ان کو تکلیف ہوتی ہے۔ قبر پر آنے والے کو دیکھتے ہیں، اس کی آواز سنتے ہیں، مرنے کے بعد روح کسی دوسرے بدن میں جا کر پھر نہیں پیدا ہوتی، یہ جاہلانہ خیال ہے، اسی کو آواگون (۳) کہتے ہیں۔

(۱) خدا کا قدیم علم جو ہمیشہ سے ہے (۲) روح قبض کرنے والا فرشتہ (۳) بعض لوگ کہتے ہیں کہ جو لوگ دنیا سے اچھے عمل کر کے نہیں جاتے تو ان کی روح مرنے کے بعد اس کے عمل کے مناسب دوسرے کے بدن میں آجاتی ہے=

موت یہی ہے کہ روح جسم سے جدا ہو جائے لیکن جدا ہو کر وہ فنا نہیں ہو جاتی۔ دفن کے بعد قبر مُردے کو دباتی ہے جب دفن کرنے والے دفن کر کے واپس ہو جاتے ہیں تو مُردہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ اس کے بعد دو فرشتے زمین چیرتے آتے ہیں ان کی صورتیں ڈراؤنی، آنکھیں نیلی کالی۔ ایک کا نام مُنکَر، دوسرے کا نام نکیر ہے۔ وہ مردے کو اٹھا کر بٹھاتے ہیں اور اس سے سوال کرتے ہیں۔

(۱) تیرا رب کون ہے؟

(۲) تیرا دین کیا ہے؟

(۳) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اشارہ کر کے پوچھتے ہیں تو ان کے حق میں کیا کہتا تھا؟

مسلمان جواب دیتا ہے۔ میرا رب اللہ ہے۔ میرا دین اسلام ہے۔ یہ اللہ کے رسول ہیں۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ (۱)۔ فرشتے کہتے ہیں ہم جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے گا پھر اس کی قبر فراخ (۲) اور روشن کر دی جاتی ہے۔ آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے (۳): میرے بندے نے سچ کہا۔ اس کیلئے جنّتی فرش بچھاؤ، جنّتی لباس پہناؤ، جنت کی طرف دروازے کھولو۔ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے جنّت کی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے اور فرشتے اس سے کہتے ہیں کہ اب تو آرام کر۔

کافر ان سوالوں کا جواب نہیں دے سکتا ہر سوال کے جواب میں کہتا ہے میں نہیں جانتا۔ آسمان سے ندا کرنے والا ندا کرتا ہے کہ یہ جھوٹا ہے اس کیلئے آگ کا بچھونا بچھاؤ، آگ کا

=اس کو تناسخ یعنی آواگون کہتے ہیں یہ باطل عقیدہ ہے (۱) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں (۲) کشادہ، کھلی (۳) اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے۔

لباس پہناؤ اور دوزخ کی طرف کا دروازہ کھول دو۔ اس سے دوزخ کی گرمی اور لپٹ آتی ہے پھر اس پر فرشتے مقرر کردیئے جاتے ہیں جو لوہے کے بڑے بڑے گرزوں (۱) سے مارتے ہیں اور عذاب کرتے ہیں۔

سوالات

سوال: آواگون کو کون لوگ مانتے ہیں؟

جواب: ہندو۔

سوال: کیا قبر ہر مُردے کو دباتی ہے؟

جواب: انبیاء کرام علیہم السلام مستثنٰی ہیں (۲) ان کے سوا سب مسلمانوں کو بھی قبر دباتی ہے اور کافروں کو بھی۔ لیکن مسلمانوں کو دبانا شفقت کے ساتھ ہوتا ہے جیسے ماں بچہ کو سینہ سے لگا کر چپٹائے اور کافر کو سختی سے یہاں تک کہ پسلیاں اِدھر سے اُدھر ہو جاتی ہیں (۳)۔

سوال: کیا کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جن سے قبر میں سوال نہیں ہوتا؟

جواب: ہاں۔ جن کو حدیث شریف میں مستثنٰی کیا گیا ہے جیسے انبیاء علیہم السلام اور جمعۃ المبارک اور رمضان المبارک میں مرنے والے مسلمان۔

سوال: قبر میں عذاب فقط کافر پر ہوتا ہے یا مسلمان پر بھی؟

جواب: کافر تو عذاب ہی میں رہیں گے اور بعضے مسلمان گنہگار پر بھی عذاب ہوتا ہے۔ مسلمانوں کے صدقات، دعاء، تلاوتِ قرآن اور دوسرے ثواب پہنچانے کے طریقوں سے اس میں تخفیف (۴) ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے اس عذاب کو اٹھا دیتا ہے۔ بعض کے نزدیک مسلمان پر سے قبر کا عذاب جمعہ کی رات آتے ہی اٹھا دیا جاتا ہے۔

---

(۱) وزنی ہتھوڑوں (۲) شامل نہیں (۳) یعنی ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں (۴) کمی

سوال: جو مُردے دفن نہیں کیئے جاتے ان سے بھی سوال ہوتا ہے؟

جواب: ہاں وہ خواہ دفن کیا جائے، یا نہ کیا جائے، یا اسے کوئی جانور کھا جائے، ہر حال میں اس سے سوال ہوتا ہے اور اگر قابل عذاب ہے تو عذاب بھی۔

حشر کا بیان

جیسے ہر چیز کی ایک عمر مقرر ہے اس کے پورے ہونے کے بعد وہ چیز فنا ہو جاتی ہے۔ ایسے ہی دنیا کی بھی ایک عمر اللہ تعالیٰ کے علم میں مقرر ہے۔ اس کے پورا ہونے کے بعد دنیا فنا ہو جائے گی۔ زمین و آسمان، آدمی، جانور کوئی بھی باقی نہ رہے گا۔ اس کو "قیامت" کہتے ہیں۔ جیسے آدمی کے مرنے سے پہلے بیماری کی شدّت، موت کے سکرات، (۱) نزع (۲) کی حالتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ ایسے ہی قیامت سے پہلے علامات ہیں۔

قیامت کی نشانیاں

قیامت کے آنے سے پہلے دنیا سے علم اٹھ جائے گا۔ عالم باقی نہ رہیں گے۔ جہالت پھیل جائے گی۔ بدکاری اور بے حیائی زیادہ ہوگی۔ عورتوں کی تعداد مَردوں سے بڑھ جائے گی۔ بڑے دجّال (۳) کے سوا تیس دجّال اور ہوں گے ہر ایک ان میں سے نبوت کا دعویٰ کرے گا باوجودیکہ حضور پُرنور سیّد الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر نبوت ختم ہو چکی۔ ان میں سے بعضے دجّال تو گزر چکے جیسے مسیلمہ کذّاب، اسود عنسی، مرزا علی محمد باب، مرزا علی حسین بہاء اللہ، مرزا غلام احمد قادیانی (۴) بعضے اور باقی ہیں وہ بھی ضرور ہوں گے۔

---

(۱) جان کنی کی تکالیف (۲) دم ٹوٹنا (۳) دجّال کا لغوی معنی جھوٹا، سچائی کو چھپانے والا۔ روایت کے مطابق ایک جھوٹا شخص جو اخیر زمانہ میں پیدا ہوگا مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق حضرت عیسٰی علیہ السلام اسے قتل کریں گے۔
(۴) ان سب کے بارے میں تفصیل اسی کتاب کے آخری صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

مال کی کثرت ہوگی۔عرب میں کھیتی، باغ، نہریں ہو جائیں گی۔دین پر قائم رہنا مشکل ہوگا۔وقت بہت جلد گزرے گا۔زکوٰۃ دینا لوگوں کو دشوار ہوگا۔علم کو لوگ دنیا کیلئے پڑھیں گے۔مرد،عورتوں کی اطاعت کریں گے۔ماں باپ کی نافرمانی زیادہ ہوگی۔شراب نوشی عام ہوجائے گی۔نااہل سردار بنائے جائیں گے۔نہر فرات سے سونے کا خزانہ کھلے گا۔ زمین اپنے دفینے اُگل دے گی۔امانت،غنیمت سمجھی جائے گی۔مسجدوں میں شور مچیں گے۔ فاسق،سرداری کریں گے۔فتنہ انگیزوں کی عزت کی جائے گی۔گانے باجے کی کثرت ہوگی۔ پہلے بزرگوں پر لوگ لعن طعن کریں گے۔(۱) کوڑے کی نوک اور جوتے کے تسمے باتیں کریں گے۔دَجّال اور دَابۃُ الارض اور یاجُوج ماجُوج (۲) نکلیں گے۔حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظاہر ہوں گے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول (۳) فرمائیں گے۔ آفتاب(۴) مغرب سے طلوع ہوگا اور توبہ کا دروازہ بند ہوجائے گا۔

سوالات

سوال: دجّال کس کو کہتے ہیں؟ اس کے نکلنے کا حال بیان فرمایئے۔

جواب: دجّال مسیح (۵) کذاب (۶) کا نام ہے۔اس کی ایک آنکھ ہوگی وہ کانا ہوگا اور اس کی پیشانی پر ک ا ف ر (یعنی کافر) لکھا ہوگا۔ہر مسلمان اس کو پڑھے گا، کافر کو نظر نہ آئے گا۔وہ چالیس دن میں تمام زمین میں پھرے گا مگر مکّہ شریف اور مدینہ شریف میں داخل نہ ہو سکے گا۔ان چالیس دن میں پہلا دن ایک سال کے برابر ہوگا، دوسرا ایک مہینہ کے برابر، تیسرا ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن معمول کے دنوں کے برابر ہوں گے۔دجّال خدائی کا دعویٰ

---

(۱) برا بھلا کہیں گے (۲) تفصیل اس باب کے آخر میں سوالات میں دیکھئے۔(۳) اترنا، یعنی آسمان سے اتریں گے (۴) سورج (۵) مسیح بمعنی اسم مفعول ہے یعنی ممسوح العین، ایک آنکھ کا کانا۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو مسیح کہتے ہیں وہاں مسیح بمعنی اسم فاعل ہے یعنی برکت کے لئے چھونے والے، مُردوں کو زندہ اور بیماروں کو اچھا کرنے والے۔(۶) بڑا جھوٹا

کرے گا اور اسکے ساتھ ایک باغ اور ایک آگ ہوگی، جس کا نام وہ جنت و دوزخ رکھے گا۔ جو اس پر ایمان لائے گا اس کو وہ اپنی جنت میں ڈالے گا، جو حقیقت میں آگ ہوگی اور جو اس کا انکار کرے گا اس کو اپنی جہنم میں داخل کرے گا جو واقع میں آسائش کی جگہ ہوگی (۱)۔ بہت سے عجائب (۲) دکھائے گا۔ زمین سے سبزہ اُگائے گا۔ آسمان سے مینہ (۳) برسائے گا۔ مُردے زندہ کرے گا۔ ایک مومن صالح (۴) اس طرف متوجہ ہوں گے اور ان سے دجال کے سپاہی کہیں گے کیا تم ہمارے رب پر ایمان نہیں لاتے؟ وہ کہیں گے: میرے رب کے دلائل چھپے ہوئے نہیں ہیں۔ پھر وہ ان کو پکڑ کر دجال کے پاس لے جائیں گے۔ یہ دجال کو دیکھ کر فرمائیں گے اے لوگو یہ وہی دجال ہے جس کا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر فرمایا ہے۔ دجال کے حکم سے ان کو زدوکوب (۵) کیا جائے گا۔ پھر دجال کہے گا کیا تم میرے اوپر ایمان نہیں لاتے؟ وہ فرمائیں گے تو مسیح کذّاب ہے۔ دجال کے حکم سے ان کا جسم مبارک سر سے پاؤں تک چیر کے دو حصے کر دیا جائے گا اور ان دونوں حصوں کے درمیان دجال چلے گا۔ پھر کہے گا اٹھ! تو وہ تندرست ہو کر اٹھ کھڑے ہوں گے۔ تب دجال ان سے کہے گا تم مجھ پر ایمان لاتے ہو؟ وہ فرمائیں گے میری بصیرت (۶) اور زیادہ ہوگئی۔ اے لوگو! یہ دجّال اب میرے بعد کسی کے ساتھ پھر ایسا نہیں کر سکتا۔ پھر دجال انہیں پکڑ کر ذبح کرنا چاہے گا اور اس پر قادر نہ ہو سکے گا۔ پھر ان کے دست و پا (۷) سے پکڑ کر اپنی جہنم میں ڈالے گا۔ لوگ گمان کریں گے کہ ان کو آگ میں ڈالا۔ مگر درحقیقت وہ آسائش کی جگہ ہوں گے۔

سوال: دَابَّۃُ الارض کیا چیز ہے؟

جواب: دَابَّۃُ الارض ایک عجیب شکل کا جانور ہے جو کوہِ صفا سے ظاہر ہو کر تمام شہروں میں نہایت جلد پھرے گا۔ فصاحت کے ساتھ کلام کرے گا۔ ہر شخص پر ایک نشانی لگائے گا۔

---

(۱) اصل میں راحت و آرام کی جگہ ہوگی (۲) عجیب کی جمع، حیرت انگیز چیزیں (۳) بارش (۴) نیک
(۵) مار پیٹ (۶) بینائی، عقلمندی (۷) ہاتھ اور پاؤں

ایمانداروں کی پیشانی پر عصائے (۱) موسیٰ علیہ السلام سے ایک نورانی (۲) خط کھینچے گا۔ کافر کی پیشانی پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری (۳) سے کالی مُہر کرے گا۔

سوال: یاجوج ماجوج کون ہیں؟

جواب: یہ یافث (۴) بن نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے فسادی (۵) گروہ ہیں۔ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ وہ زمین میں فساد کرتے تھے۔ ایام ربیع (۶) میں نکلتے تھے۔ سبزہ ذرا نہ چھوڑتے تھے۔ آدمیوں کو کھا لیتے تھے۔ جنگل کے درندوں، وحشی جانوروں، سانپوں، بچھوؤں کو کھا جاتے تھے۔ حضرت سکندر ذوالقرنین نے آہنی دیوار (۷) کھینچ کر ان کی آمد بند کردی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد جب آپ دجال کو قتل کر کے بحکم الٰہی مسلمانوں کو کوہِ طور لے جائیں گے اس وقت وہ دیوار توڑ کر نکلیں گے اور زمین میں فساد اٹھائیں گے۔ قتل و غارت (۸) کریں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ہلاک کرے گا۔

سوال: حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کچھ حال بیان فرمائیے۔

جواب: حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفۃ اللہ ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل (۹) میں سے حسنی سیّد ہوں گے۔ جب دنیا میں کُفر پھیل جائے گا اور اسلام حرمین شریفین (۱۰) کی طرف سمٹ جائے گا، اولیاء (۱۱) وابدال (۱۲) وہاں کو ہجرت (۱۳) کر جائیں گے۔ ماہ رمضان میں ابدال کعبہ شریف کے طواف میں مشغول ہوں گے وہاں اولیاء حضرت مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہچان کر ان سے

---

(۱) لاٹھی (۲) نور والا (۳) انگوٹھی (۴) یہ نوح علیہ السلام کے بیٹے ہیں یہ مومن تھے ترکی لوگ انکی نسل سے ہیں (روح المعانی سورہ ھود) (۵) فساد پھیلانے والا، جھگڑالو (۶) فصل پکنے کا زمانہ (۷) لوہے کی دیوار (۸) جان سے مارنا اور لوٹ لینا (۹) اولاد (۱۰) مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ (۱۱) ولی کی جمع (۱۲) اولیاء کرام، اہل تصوف کے نزدیک اولیاء اللہ کا وہ گروہ جس کے سپرد دنیا کا انتظام ہے (۱۳) وطن کو ہمیشہ کے لئے چھوڑنا

بیعت کی درخواست کریں گے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انکار فرمائیں گے۔غیب سے ندا(۱) آئے گی ھٰذَا خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ الْمَھْدِیُ فَاسْمَعُوْا لَہٗ وَ اَطِیْعُوْہٗ۔ یہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ مہدی ہیں ان کا حکم سنو اور اطاعت (۲) کرو۔لوگ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستِ مبارک پر بیعت کریں گے وہاں سے مسلمانوں کو ساتھ لے کر شام تشریف لے جائیں گے۔آپ کا زمانہ بڑی خیر و برکت کا ہوگا۔زمین عدل وانصاف سے بھر جائے گی۔

سوال: حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول کا مختصر حال بیان کیجئے۔

جواب: جب دجال کا فتنہ انتہا کو پہنچ چکے گا اور وہ ملعون (۳) تمام دنیا میں پھر کر ملک شام میں جائے گا اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی جامع مسجد کے شرقی منارہ پر شریعت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے حاکم اور امامِ (۴) عادل (۵) اور مجدِّد (۶) ملت ہو کر نزول فرمائیں گے۔آپ علیہ السلام کی نظر جہاں تک جائے گی وہاں تک خوشبو پہنچے گی اور آپ علیہ السلام کی خوشبو سے دجال پگھلنے لگے گا اور بھاگے گا۔آپ علیہ السلام دجال کو بیت المقدس کے قریب مقام لُد میں قتل کریں گے۔ان کا زمانہ بڑی خیر و برکت کا ہوگا۔مال کی کثرت ہوگی۔زمین اپنے خزانے نکال کر باہر کرے گی۔لوگوں کو مال سے رغبت نہ رہے گی۔ یہودیت،نصرانیت اور تمام باطل دینوں کو آپ علیہ السلام مٹا ڈالیں گے۔آپ علیہ السلام کے عہد مبارک میں ایک دین ہوگا،اسلام۔تمام کافر ایمان لے آئیں گے اور ساری دنیا اہلِ سنت ہوگی۔امن وامان کا یہ عالم ہوگا کہ شیر بکری ایک ساتھ چریں گے۔بچے سانپوں سے کھیلیں گے۔بغض (۷) وحسد (۸) کا نام ونشان نہ رہے گا۔جس وقت آپ علیہ السلام کا نزول ہوگا فجر کی جماعت کھڑی ہوتی ہوگی۔حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ آپ علیہ السلام کو

---

(۱) آواز (۲) فرماں برداری (۳) جس پر لعنت کی گئی ہو (۴) پیشوا (۵) عدل وانصاف کرنے والا (۶) پرانے کو نیا کرنے والا، وہ کامل بزرگ جو ہر صدی کے شروع میں پیدا ہوتا ہے اور مسلمانوں میں رائج شدہ بدعات کی اصلاح کرتا ہے (۷) نفرت، دشمنی (۸) کسی کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر یہ تمنا کرنا کہ اس سے یہ نعمت زائل ہو جائے

دیکھ کر آپ سے امامت کی درخواست کریں گے۔ آپ انہیں کو آگے بڑھائیں گے اور حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز ادا فرمائیں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضور سیّد الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان و صفت اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت کی عزت وکرامت دیکھ کر اُمت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں داخل ہونے کی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور آپ علیہ السلام کو وہ بقا عطا فرمائی کہ آخر زمانہ میں اُمت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے امام ہو کر نزول فرمائینگے آپ علیہ السلام نزول کے بعد برسوں دنیا میں رہیں گے، نکاح کریں گے پھر وفات پا کر حضور سیّد انبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے پہلو میں مدفون ہوں گے۔

سوال: آفتاب کے مغرب سے طلوع کرنے اور دروازۂ توبہ کے بند ہونے کی کیفیت بیان فرمائیے۔

جواب: روزانہ آفتاب بارگاہ الٰہی میں سجدہ کر کے اِذن (۱) چاہتا ہے اذن ہوتا ہے تب طلوع کرتا ہے۔ قریب قیامت جب دابۃ الارض نکلے گا حسب معمول آفتاب سجدہ کر کے طلوع ہونے کی اجازت چاہے گا۔ اجازت نہ ملے گی۔ اور حکم ہوگا کہ واپس جا۔ تب آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا اور نصف آسمان تک آکر لوٹ جائے گا اور جانب مغرب غروب کرے گا۔ اس کے بعد بدستور سابق مشرق سے طلوع کیا کرے گا۔ آفتاب کے مغرب سے طلوع کرتے ہی توبہ کا دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر کسی کا ایمان لانا مقبول نہ ہوگا۔

سوال: قیامت کب قائم ہوگی؟

جواب: اس کا علم تو خدا کو ہے۔ ہمیں اس قدر معلوم ہے کہ جب یہ سب علامتیں ظاہر ہو چکیں گی اور روئے زمین پر کوئی خدا کا نام لینے والا باقی نہ رہے گا تب حضرت اسرافیل

(۱) اجازت

علیہ السلام بحکمِ الٰہی صور (۱) پھونکیں گے۔ اس کی آواز اوّل اوّل تو بہت نرم ہوگی اور دم بہ دم (۲) بلند ہوتی چلی جائے گی۔ لوگ اس کو سنیں گے اور بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے اور مر جائیں گے۔ زمین و آسمان اور تمام جہان فنا ہو جائے گا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا حضرت اسرافیل کو زندہ کرے گا اور دوبارہ صور پھونکنے کا حکم دے گا۔ صور پھونکتے ہی پھر سب کچھ موجود ہو جائے گا۔ مُردے قبروں سے اٹھیں گے۔ نامہ اعمال ان کے ہاتھوں میں دیکر محشر میں لائے جائیں گے۔ وہاں جزا (۳) اور حساب کیلئے منتظر کھڑے ہوں گے۔ آفتاب نہایت تیزی پر اور سروں سے بہت قریب بقدر ایک میل ہوگا۔ شدّتِ گرمی سے بھیجے کھولتے ہوں گے۔ کثرت سے پسینہ آئے گا۔ کسی کے ٹخنے تک، کسی کے گھٹنے تک، کسی کے گلے تک، کسی کے منہ تک مثل لگام کے۔ ہر شخص حسب حال و اعمال ہوگا۔ پھر پسینہ بھی نہایت بدبودار ہوگا۔

اس حالت میں طویل عرصہ گزرے گا۔ پچاس ہزار سال کا تو وہ دن ہوگا اور اس حالت میں آدھا گزر جائے گا۔ لوگ سفارشی تلاش کریں گے جو اس مصیبت سے نجات دلائے اور جلد حساب شروع ہو۔ تمام انبیاء علیہم السلام کے پاس حاضری ہوگی لیکن کاربراری نہ ہوگی (۴)۔

آخر میں حضور پُرنور، سیدانبیاء، رحمتِ عالم، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں فریاد لائیں گے اور شفاعت (۵) کی درخواست کریں گے۔ حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے اَنَا لَهَا میں اس کیلئے موجود ہوں۔ یہ فرما کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بارگاہ الٰہی عزوجل میں سجدہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوگا یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَکَ قُلْ تُسْمَعْ وَ سَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ ۔ اے محمد

(۱) نرسنگا، بگل، وہ آواز جو حضرت اسرافیل علیہ السلام حشر کے روز ایک دفعہ مار ڈالنے کے لئے اور دوسری مرتبہ جلانے کے لئے نکالیں گے (۲) پے در پے (۳) بدلہ (۴) مطلب پورا نہ ہوگا (۵) سفارش

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سجدے سے سر اٹھایئے بات کہئے سنی جائے گی، مانگئے عطا کیا جائے گا اور شفاعت کیجئے قبول کی جائے گی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک شفاعت تو تمام اہلِ محشر کیلئے ہے جو شدّتِ ہول (۱) اور طولِ خوف (۲) سے فریاد کررہے ہوں گے اور یہ چاہتے ہوں گے کہ حساب فرما کر ان کے لئے حکم دے دیا جائے۔ اَب حساب شروع ہوگا۔ میزان (۳) عمل میں اعمال تولے جائیں گے۔ اعمال نامے ہاتھوں میں ہوں گے۔ اپنے ہی ہاتھ، پاؤں، بدن کے اعضاء اپنے خلاف گواہیاں دیں گے۔ زمین کے جس حصہ پر کوئی عمل کیا تھا وہ بھی گواہی دینے کو تیار ہوگا۔ عجیب پریشانی کا وقت ہوگا کوئی یار نہ غمگسار۔ نہ بیٹا باپ کے کام آسکے گا نہ باپ بیٹے کے۔ اعمال کی پرسش (۴) ہے۔ زندگی بھر کا کیا ہوا سب سامنے ہے۔ نہ گناہ سے مکر سکتا ہے نہ کہیں سے نیکیاں مل سکتی ہیں۔ اس بے کسی (۵) کے وقت میں دستگیرِ بیکساں (۶) حضور پُر نور، محبوبِ خدا، محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ آلہٖ وسلم کام آئیں گے اور اپنے نیاز مندوں (۷) اور امیدواروں کی شفاعت فرمائیں گے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعتیں کئی طرح کی ہوں گی بہت لوگ تو آپ کی شفاعت سے بے حساب داخلِ جنت ہوں گے اور بہت لوگ جو دوزخ کے مستحق ہوں گے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ آلہٖ وسلم کی شفاعت سے دخولِ (۸) دوزخ سے بچیں گے اور جو گناہگار مومن دوزخ میں پہنچ چکے ہوں گے وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ آلہٖ وسلم کی شفاعت سے دوزخ سے نکالے جائیں گے۔ اہلِ جنّت بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ آلہٖ وسلم کی شفاعت سے فیض پائیں گے ان کے درجات بلند کئے جائیں گے۔ باقی اور انبیاء و مرسلین علیہم السلام وصحابہ کرام وشہداء وعلماء واولیاء رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اپنے متوسلین (۹) کی شفاعت کریں گے۔

---

(۱) ڈر، خوف، گھبراہٹ (۲) خوف کی زیادتی (۳) ترازو (۴) پوچھ گچھ (۵) اکیلا پن، بے مددگاری (۶) بے یار و مددگار کے مددگار (۷) حاجت والے، خواہش رکھنے والے (۸) داخل ہونا (۹) وسیلہ ڈھونڈنے والے، وسیلہ بنانے والے

لوگ علماء کو اپنے تعلقات یاد دلائیں گے۔ اگر کسی نے عالم کو دنیا میں وضو کے لئے پانی لا کر دیا ہوگا تو وہ بھی یاد دلا کر شفاعت کی درخواست کرے گا اور وہ اس کی شفاعت کریں گے۔

سوال: محشر کے اہوال (۱)، آفتاب کی نزدیکی سے بھیجے کھولنے' بدبودار پسینوں کی تکالیف اوران مصیبتوں میں ہزار ہا برس کی مُدّت تک مبتلا اور سرگرداں (۲) رہنے کا جو بیان فرمایا یہ سب کیلئے ہے؟ یا اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے اس سے مستثنیٰ بھی ہیں؟

جواب: ان اہوال میں سے کچھ بھی انبیاء (۳) علیہم السلام و اولیاء و اتقیاء (۴) وصلحاء (۵) رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نہ پہنچے گا وہ اللہ تعالیٰ کے کرم سے ان سب آفتوں اور مصیبتوں سے محفوظ ہوں گے۔ قیامت کا پچاس ہزار برس کا دن جس میں نہ ایک لقمہ کھانے کو میسّر ہوگا، نہ ایک قطرہ پینے کو، نہ ایک جھونکا ہوا کا۔ اوپر سے آفتاب کی گرمی بھون رہی ہوگی، نیچے زمین کی تپش، اندر سے بھوک کی آگ لگی ہوگی۔ پیاس سے گردنیں ٹوٹی جاتی ہوں گی سالہا سال کی مُدت کھڑے کھڑے بدن کیسا دُکھا ہوا ہوگا شدّت خوف سے دل پھٹے جاتے ہوں گے۔ انتظار میں آنکھیں اُٹھی ہوں گی بدن کا پرزہ پرزہ لرزتا کانپتا ہوگا وہ طویل دن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے خاص بندوں کیلئے ایک فرض نماز کے وقت سے زیادہ ہلکا اور آسان ہوگا۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

حساب کا بیان

حساب حق ہے۔ بندوں کے اعمال کا حساب ہوگا۔ میزان قائم کی جائے گی عمل تولے جائیں گے نیک بھی بد بھی، قول بھی فعل بھی، کافروں کے بھی مومنوں کے بھی۔ اور بعضے اللہ کے بندے ایسے بھی ہوں گے جو بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ ہر شخص کو اس کا

---

(۱) خوف، گھبراہٹ (۲) حیران و پریشان (۳) نبی کی جمع، پیغمبر (۴) پرہیزگار لوگ (۵) صالح کی جمع، نیک متقی

نامۂ اعمال دیا جائے گا جو فرشتوں نے لکھا تھا نیکوں کے نامہ ہائے اعمال داہنے ہاتھ میں ہوں گے اور بدوں کے بائیں میں۔

صراط

جہنم کے اوپر ایک پُل ہے اس کو ''صراط'' کہتے ہیں۔ وہ بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز ہے۔ سب کو اس پر گزرنا ہے جنّت کا یہی رستہ ہے۔ اس پُل پر گزرنے میں لوگوں کی حالت جداگانہ ہوگی جس درجہ کا شخص ہوگا اس کیلئے ایسی ہی آسانی یا دشواری ہوگی بعضے تو یوں گزر جائیں گے جیسے بجلی کوندگئی (۱)۔ ابھی ادھر تھے، ابھی ادھر پہنچے۔ بعضے ہوا کی طرح، بعضے تیز گھوڑے کی طرح، بعضے آہستہ آہستہ، بعضے گرتے پڑتے لرزتے لنگڑاتے اور بعضے جہنم میں گر جائیں گے۔ کفار کے لئے بڑی حسرت کا وقت ہوگا جب وہ پُل سے گزر نہ سکیں گے اور جہنم میں گر پڑیں گے اور ایمانداروں کو دیکھیں گے کہ وہ اسی پُل پر بجلی کی طرح گزر گئے یا تیز ہوا کی طرح اُڑ گئے یا سریع السیر (۲) گھوڑے کی طرح دوڑ گئے۔

حوضِ کوثر

یہ ایک حوض ہے جس کی تہ مُشک کی ہے یاقوت اور موتیوں پر جاری ہے دونوں کنارے سونے کے ہیں اور ان پر موتیوں کے قُبّے (۳) نصب ہیں اس کے برتن (کوزے) آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہیں اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شیریں (۴)، مُشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ جو ایک مرتبہ پیئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ حوض اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ آلہ وسلم کو عطا فرمایا ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس سے اپنی امت کو سیراب فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی نصیب فرمائے۔ آمین۔

---

(۱) بجلی کی چمک (۲) تیز رفتار (۳) گنبد، برج (۴) میٹھا

سوالات

سوال: حساب کے بعد آدمی کہاں جائیں گے؟

جواب: مسلمان جنّت میں اور کافر دوزخ میں۔

سوال: کیا سب مسلمان جنّت میں جائیں گے اور سب کافر دوزخ میں؟ اور یہ دونوں جنّت اور دوزخ میں کتنا عرصہ رہیں گے؟

جواب: نیک مسلمان اور وہ گناہگار مسلمان جن کے گناہ اللہ تعالیٰ اپنے کرم اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ آلہ وسلم کی شفاعت سے بخش دے وہ سب کے سب جنّت میں رہیں گے اور بعض گنہگار مسلمان جو دوزخ میں جائیں گے وہ بھی جتنا عرصہ خدا تعالیٰ چاہے دوزخ کے عذاب میں مبتلا رہ کر آخر کار نجات پائیں گے اور کافر سب کے سب جہنم میں جائیں گے اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

سوال: کیا جنّت اور دوزخ پیدا ہو چکی ہیں یا پیدا کی جائیں گی؟

جواب: جنت اور دوزخ پیدا ہو چکی ہیں اور ہزاروں برس سے موجود ہیں۔

جنت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے اِس دنیا کے سوا دو اور عظیم الشان دار (۱) پیدا کیے ہیں ایک دار النعیم (۲) اس کا نام جنت ہے۔ ایک دار العذاب (۳) جس کو دوزخ کہتے ہیں۔

جنّت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ایماندار بندوں کیلئے انواع واقسام کی ایسی نعمتیں جمع فرمائی ہیں جن تک آدمی کا وہم وخیال نہیں پہنچتا، نہ ایسی نعمتیں کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سنیں، نہ کسی دل میں ان کا خطرہ (۴) ہوا۔ ان کا وصف پوری طرح بیان میں نہیں آسکتا۔

---

(۱) مکان (۲) نعمت کی جگہ (۳) عذاب کی جگہ (۴) گمان

اللہ تعالیٰ عطا فرمائے تو وہیں ان کی قدر معلوم ہوگی۔ جنت کی وسعت (۱) کا یہ بیان ہے کہ اس میں سو درجے ہیں ہر درجے سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان۔ اگر تمام جہاں ایک درجہ میں جمع ہو تو ایک درجہ سب کیلئے کفایت کرے۔ دروازے اتنے وسیع کہ ایک بازو سے دوسرے تک تیز گھوڑے کی ستر برس کی راہ ہے۔ جنت میں صاف، شفاف، چمکدار سفید موتی کے بڑے بڑے خیمے نصب ہیں ان میں رنگا رنگ، عجیب و غریب، نفیس فرش ہیں ان پر یاقوتِ سُرخ کے منبر ہیں۔ شہد و شراب کی نہریں جاری ہیں ان کے کناروں پر مرصع (۲) تخت بچھے ہیں۔ پاکیزہ صورت ولباس والے غلمان و خدام کے انبوہ (۳) ہیں جو ہر وقت خدمت کیلئے تیار ہیں۔ نیک خو (۴)، خو برو (۵) حسین وجمیل حوریں جن کے حُسن کی چمک دنیا میں ظاہر ہو تو اس کے مقابل آفتاب کا نور پھیکا پڑ جائے۔ ان نازنینوں (۶) کے بدن غایت (۷) خوبی سے ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا وہ یاقوت و مرجان کے بنے ہوئے ہیں۔ جب وہ ناز کے ساتھ خراماں ہوتی ہیں (۸) تو ہزار ہا نور پیکر (۹) خدام ان کے آنچل (۱۰) اٹھائے چلتے ہیں۔ انکے ریشمی لباس کی چمک دمک نگاہوں کو جھپکاتی اور دیکھنے والوں کو متحیر (۱۱) بناتی ہے۔ مروارید (۱۲) و مرجان کے مرصع تاج ان کے زیب سر ہیں۔ ان کا رنگ ڈھنگ ان کے ناز وادا (۱۳) ان کے جواہرات کو شرما دینے والے صاف چمکدار اور عطر بیز (۱۴) بدن اہل جنت کیلئے کیسے فرحت انگیز (۱۵) ہیں جن سے پہلے کسی انس و جن نے ان حوروں کو چھوا تک نہیں۔ پھر یہ حُسن دلکش دنیا کے حُسن کی طرح خطرہ میں نہیں کہ جوانی کا رنگ روپ بڑھاپے میں رخصت ہو جائے وہاں بڑھاپا ہے نہ اور

---

(۱) کشادگی (۲) نگینے جڑے ہوئے (۳) بھیڑ (۴) نیک سیرت (۵) خوبصورت (۶) دل رُبا، خوبصورت (۷) انتہا (۸) ٹہلتی ہیں (۹) نورانی جسم والے (۱۰) دامن کا کنارہ (۱۱) حیران (۱۲) موتی جو سیپ سے نکلتا ہے (۱۳) پیاری مَن موہنی حرکت و ادا (۱۴) خوشبو پھیلانے والے (۱۵) راحت بخشنے والے

کوئی زوال ونقصان ۔ جنت کے چمنستان (۱) کے درمیان یاقوت کے قُصور وایوان (۲) بنائے گئے ہیں ان میں یہ حوریں جلوہ گر (۳) ہیں۔موتی کی طرح چمکتے خادم ان کے اور جنتیوں کے پاس بہشتی نعمتوں کے جام (۴) اور ساغر (۵) لیے دورے (۶) کررہے ہیں۔ پروردگار کریم کی طرف سے دم بہ دم انواع واقسام کے تحفے اور ہدیے پہنچتے ہیں۔دائمی زندگی، عیش مدام (۷) عطا کیا گیا۔ہر خواہش بے درنگ (۸) پوری ہوتی ہے۔دل میں جس چیز کا خیال آیا وہ فوراً حاضر۔کسی قسم کا خوف وغم نہیں۔ ہر ساعت ہر آن نعمتوں میں ہیں۔جنتی نفیس و لذیذ غذائیں،لطیف میوے کھاتے ہیں۔بہشتی نہروں سے دودھ شراب شہد وغیرہ پیتے ہیں۔ ان نہروں کی زمین چاندی کی،سنگریزے جواہرات کے،مٹی مشک ناب (۹) کی،سبزہ زعفران کا ہے۔ان نہروں سے نورانی پیالے بھر کر وہ جام پیش کرتے ہیں جن سے آفتاب شرمائے۔ ایک منادی اہل جنت کو ندا کرے گا اے بہشت والو! تمہارے لئے صحت ہے کبھی بیمار نہ ہوگے۔تمہارے لئے حیات ہے کبھی نہ مروگے۔تمہارے لئے جوانی ہے بوڑھے نہ ہوگے۔ تمہارے لئے نعمتیں ہیں کبھی محتاج نہ ہوگے۔تمام نعمتوں سے بڑھ کر سب سے پیاری دولت حضرت ربّ العزت جل جلالہ کا دیدار ہے جس سے اہل جنت کی آنکھیں بہرہ یاب (۱۰) ہوتی رہیں گی۔اللہ تعالیٰ ہمیں بھی میسّر فرمائے۔آمین ثم آمین۔

دوزخ کا بیان

قیامت کی مصیبتیں جھیل کر ابھی لوگ اس کی کرب (۱۱) ودہشت میں ہوں گے کہ اچانک ان کو اندھیریاں گھیر لیں گی اور لپٹ مارنے والی آگ ان پر چھا جائے گی اور اس کے

---

(۱) باغات (۲) محل ومکان (۳) خاص بناؤ سنگھار یا سج دھج کے ساتھ سامنے آنا (۴) پیمانے (۵) پیالہ (۶) چکر لگانا (۷) کبھی نہ ختم ہونے والی آسائش وآرام (۸) بلا تاخیر، فوراً (۹) خالص مشک (۱۰) فائدہ اٹھاتی رہیں گی (۱۱) تکلیف، درد

غیظ وغضب کی آواز سننے میں آئے گی ۔اس وقت بدکاروں کو عذاب کا یقین ہوگا اور لوگ گھٹنوں کے بل گر پڑیں گےاور فرشتے ندا کریں گے کہاں ہے فلاں فلاں کا بیٹا! جس نے دنیا میں لمبی امیدیں باندھ کر اپنی زندگی کو بدکاری میں ضائع کیا۔اب یہ ملائکہ ان لوگوں کو آہنی گُرزوں (۱) سے ہنکاتے (۲) دوزخ میں لے جائیں گے ۔یہ ایک دار ہے جو ظالموں، سرکشوں کے عذاب کیلئے بنایا گیا ہے اس میں گُھپ اندھیری اور تیز آگ ہے۔کافر اس میں ہمیشہ قید رکھے جائیں گےاور آگ کی تیزی دم بہ دم زیادتی کرے گی، پینے کو انہیں گرم پانی ملے گا اور اس قدر گرم کہ جس سے منہ پھٹ جائے اور اوپر کا ہونٹ سکڑ کر آدھے سر تک پہنچے اور نیچے کا پھٹ کر لٹک آئے ،ان کی قرارگاہ (۳) جحیم (۴) ہے، ملائکہ ان کو ماریں گے۔ان کی آرزو (۵) ہوگی کہ وہ کسی طرح ہلاک ہوجائیں اور ان کی رہائی کی کوئی صورت نہ ہوگی، قدم پیشانیوں سے ملا کر باندھ دیئے جائیں گے، گناہوں کی سیاہی سے منہ کالے ہوں گے، جہنم کے اطراف وجوانب (۶) شور مچاتے اور فریاد کرتے ہوں گے کہ اے مالک (۷) !عذاب کا وعدہ ہم پر پورا ہو چکا ہے ۔اے مالک علیہ السلام! لوہے کے بوجھ نے ہمیں چکنا چور کر دیا۔ اے مالک علیہ السلام! ہمارے بدنوں کی کھالیں جل گئیں ۔اے مالک علیہ السلام! ہم کو اس دوزخ سے نکال ۔ہم پھر ایسی نافرمانی نہ کریں گے۔فرشتے کہیں گے دور ہو! اب امن نہیں اور اس ذلّت کے گھر سے رہائی نہ ملے گی اسی میں ذلیل پڑے رہو اور ہم سے بات نہ کرو۔اس وقت ان کی امیدیں ٹوٹ جائیں گی اور دنیا میں جو کچھ سرکشی وہ کر چکے ہیں اس پر افسوس کریں گے لیکن اس وقت عذر وندامت (۸) کچھ کام نہ آئے گا، افسوس کچھ فائدہ نہ دے گا بلکہ وہ ہاتھ پاؤں باندھ کر چہروں کے بل آگ میں دھکیل دیئے جائیں گے۔ان کے اوپر بھی آگ

(۱) لوہے کا ایک ہتھیار جو اوپر سے موٹا نیچے سے پتلا ہوتا ہے (۲) بھگاتے، چلاتے (۳) ٹھہرنے کی جگہ
(۴) دوزخ کا ایک طبقہ (۵) خواہش، تمنا (۶) جانب کی جمع، اردگرد، آس پاس (۷) داروغۂ جہنم کا نام
(۸) شرمندگی

ہوگی نیچے بھی آگ۔ داہنے بھی آگ بائیں بھی آگ۔ آگ کے سمندر میں ڈوبے ہوں گے۔ کھانا آگ اور پینا آگ، پہناوا آگ اور بچھونا آگ، ہر طرف آگ ہی آگ، اس پر گرزوں کی مار اور بھاری بیڑیوں کا بوجھ۔ آگ انہیں اس طرح کھولائے (۱) گی جس طرح ہانڈیاں کھولتی ہیں، وہ شور مچائیں گے ان کے سروں پر سے کھولتا پانی ڈالا جائے گا جس سے ان کے پیٹ کی آنتیں اور بدنوں کی کھالیں پگھل جائیں گی، لوہے کے گرز مارے جائیں گے جس سے پیشانیاں پچک جائیں گی، مونہوں سے پیپ جاری ہوگی، پیاس سے جگر کٹ جائیں گے، آنکھوں کے ڈھیلے بہہ کر رخساروں پر آپڑیں گے، رخساروں کے گوشت گر جائیں گے، ہاتھ پاؤں کے بال اور کھال گر جائیں گے اور نہ مریں گے، چہرے جل بھن کر سیاہ کالے کوئلے ہو جائیں گے، آنکھیں اندھی اور زبانیں گونگی ہو جائیں گی، پیٹھ ٹیڑھی ہو جائے گی، ناکیں اور کان کٹ جائیں گے، کھال پارہ پارہ (۲) ہو جائے گی، ہاتھ گردن سے ملا کر باندھ دیئے جائیں گے اور پاؤں پیشانی سے، آگ پر منہ کے بل چلائے جائیں گے اور لوہے کے کانٹوں پر آنکھ کے ڈھیلوں سے راہ چلیں گے، آگ کی لپٹ بدن کے اندر سرایت (۳) کر جائے گی اور دوزخ کے سانپ بچھو بدن پر لپٹے، ڈستے، کاٹتے ہوں گے۔ یہ مختصر حال ہے جو باجمال (۴) ذکر کیا گیا۔ حدیث شریف میں ہے دوزخ میں ستر ہزار وادیاں ہیں، ہر وادی میں ستر ہزار گھاٹیاں، ہر گھاٹی میں ستر ہزار اژدہے (۵) اور ستر ہزار بچھو ہیں۔ ہر کافر و منافق کو ان گھاٹیوں میں پہنچنا ضرور ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جُبِّ حُزن سے پناہ مانگو۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا ''جُبِّ حزن'' کیا چیز ہے؟ فرمایا جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم بھی روزانہ ستر ہزار بار پناہ مانگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے غضب و عذاب سے پناہ دے اور ہمیں

---

(۱) جوش دینا، ابالنا (۲) ٹکڑے ٹکڑے ہونا (۳) اثر کرنا (۴) اختصار کے ساتھ (۵) بہت بڑے سانپ

اور سب مسلمانوں کو اپنے عفو و کرم سے بخشے۔ آمین۔

جب تمام جنتی جنت میں پہنچ جائیں گے اور دوزخ میں فقط وہی لوگ رہ جائیں گے جن کو ہمیشہ وہاں رہنا ہے۔ اس وقت جنت اور دوزخ کے درمیان مینڈھے کی شکل میں موت لائی جائے گی اور تمام بہشتیوں اور دوزخیوں کو دکھا کر ذبح کر دی جائے گی اور فرما دیا جائے گا کہ اے اہل جنت! تمہارے لئے ہمیشہ ہمیشہ جنت اور اس کی نعمتیں اور اے اہل دوزخ! تمہارے لئے ہمیشہ عذاب ہے موت ذبح کر دی گئی اب ہمیشہ کی زندگی ہے، ہلاک و فنا نہیں۔ اس وقت اہل جنت کے فرح و سرور کی نہایت نہ ہوگی (۱) اسی طرح دوزخیوں کے رنج و غم کی۔

ایمان کا بیان

وہ تمام امور جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے اور جن کی نسبت یقینی معلوم ہے کہ یہ دین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ہیں ان سب کی تصدیق کرنا اور دل سے ماننا ''ایمان'' ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا یعنی یہ اعتقاد کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سب میں آخری نبی ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی، اسی طرح حشر نشر (۲) جنت دوزخ وغیرہ کا اعتقاد اور زبان سے اقرار بھی ضروری ہے۔ مگر حالت اکراہ (۳) میں جبکہ خوف جان ہو اس وقت اگر تصدیق میں کچھ خلل نہ آئے تو وہ شخص مومن ہے اگرچہ اس کو بحالت مجبوری زبان سے کلمۂ کفر کہنا پڑا ہو مگر بہتر یہی ہے کہ ایسی حالت میں بھی کلمۂ کفر زبان پر نہ لائے۔ گناہ کبیرہ کرنے سے آدمی کافر

---

(۱) خوشی کی کوئی انتہا نہ ہوگی (۲) مرنے کے بعد زندہ کر کے اٹھایا جانا (۳) اگر معاذ اللہ کلمہ کفر جاری کرنے پر کوئی شخص مجبور کیا گیا یعنی اسے مار ڈالنے یا اس کا عضو کاٹ ڈالنے کی صحیح دھمکی دی گئی کہ یہ دھمکانے والے کو اس بات کے کرنے پر قادر سمجھے تو ایسی حالت میں اس کو رخصت دی گئی ہے مگر شرط یہ ہے کہ دل میں وہی اطمینان ایمانی ہو جو پیشتر تھا۔

اور ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔ شرک و کفر کبھی نہ بخشے جائیں گے اور مشرک و کافر کی ہرگز مغفرت نہ ہوگی۔ ان کے سوا اللہ تعالیٰ جس گناہ کو چاہے گا اپنے مقربوں کی شفاعت سے یا محض اپنے کرم سے بخشے گا۔ شرک یہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی اور کو خدا یا مستحق عبادت سمجھے۔ اور کفر یہ ہے کہ ضروریات دین یعنی وہ امور جن کا دین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ہونا بہ یقین معلوم ہو ان میں سے کسی کا انکار کرے۔

بعضے افعال بھی تکذیب و انکار کی علامات ہیں ان پر بھی حکم کفر دیا جاتا ہے جیسے زنار (۱) پہننا۔ قشقہ (۲) لگانا وغیرہ۔ کافر ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور مسلمان کتنا بھی گنہگار ہو کبھی نہ کبھی ضرور نجات پائے گا۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)

خلفائے راشدین

انبیاء علیہم السلام کے بعد سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جنہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بے تامل (۳) تصدیق کی اور جو مَردوں میں سب سے پہلے مسلمان ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسم مبارک عبد اللہ ابن ابی قحافہ ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رنگ گورا، جسم چھریرا (۴)، رخسار رستے ہوئے، آنکھیں حلقہ دار، پیشانی ابھری ہوئی تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والدین، بیٹے اور پوتے سب صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں اور یہ فضیلت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں کسی کو حاصل نہیں۔ عام فیل (۵) کے دو برس چار ماہ بعد مکہ مکرمہ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت ہوئی۔ اپنی عمر شریف میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مفارقت (۶) کبھی گوارا نہ کی۔

---

(۱) ایک مخصوص دھاگہ جسے ہندو گلے اور بغل کے درمیان اور عیسائی، مجوسی، یہودی کمر میں باندھتے ہیں (۲) ہندو ماتھے پر جو ٹیکا لگاتے ہیں (۳) بغیر غور وفکر (۴) دبلا پتلا (۵) اس سال کو کہتے ہیں جس میں ابرہہ نے ہاتھیوں کا لشکر لے کر کعبہ شریف پر چڑھائی کی تھی یہ یمن کا بادشاہ تھا اسکی تباہی کا بیان سورۃ الفیل میں ذکر کیا گیا ہے (۶) جدائی

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بہت فضائل ہیں احادیث میں بہت تعریفیں آئی ہیں۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب صدیق و عتیق (۱) ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے سوا کسی شخص نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر فضل و شرف نہیں پایا۔۲۲ جمادی الآخر ۱۳ھ شب سہ شنبہ (۲) مدینہ منورہ مغرب وعشاء کے درمیان تریسٹھ سال کی عمر میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا۔حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز ہ جنازہ پڑھائی۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت ۲ سال ۴ ماہ رہی۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتبہ ہے اور وہ باقی سب سے افضل ہیں۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام نامی عمر بن خطاب، لقب فاروق، کنیت ابو حفص ہے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبوت کے چھٹے سال ا لیس مردوں اور گیارہ عورتوں کے بعد ایمان لائے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کے دن سے اسلام کا غلبہ شروع ہوا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے خلیفہ ہیں۔سب سے پہلے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کا لقب امیر المومنین ہوا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رنگ سفید سرخی مائل، قامت دراز (۳)، چشم مبارک سرخ تھیں۔آپ، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد خلیفہ ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد (۴) مبارک میں بہت فتوحات ہوئیں۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل میں بکثرت احادیث وارد ہیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ طیبہ میں آخر ذی الحجہ ۲۳ھ میں ساڑھے دس سال خلافت کر کے بعمر تریسٹھ سال شہادت پائی۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد خلیفہ سوئم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتبہ ہے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسم مبارک عثمان بن عفان ہے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رنگ گورا، جلد نازک، چہرہ حسین، سینہ چوڑا اور داڑھی بڑی تھی۔آپ یکم محرم ۲۴ھ کو

(۱) جہنم سے آزاد (۲) منگل (۳) لمبا قد (۴) زمانہ

خلیفہ بنائے گئے ۔آپ سخا وحیا(۱) میں مشہور ہیں اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل میں بکثرت حدیثیں مروی (۲) ہیں۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شہزادیاں حضرت رقیہ و حضرت اُمِ کلثوم یکے بعد دیگرے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں اسی وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذوالنورین (۳) کہتے ہیں۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریب بارہ سال کے خلافت فرما کر مدینہ طیبہ میں بعمر بیاسی سال ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ ھ میں شہید ہوئے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد سب سے افضل خلیفۂ چہارم امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔آپ کا اسم مبارک علی اور کنیت ابوالحسن اور ابو تراب ہے۔نوعمروں میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے پہلے اسلام لائے ۔اسلام لانے کے وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر شریف پندرہ یا سولہ سال یا اس سے کچھ کم و زیادہ تھی۔ آپ کا رنگ گندمی، آنکھیں بڑی، قد مبارک غیر طویل، داڑھی چوڑی اور سفید تھی۔آپ، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے دن خلیفہ بنائے گئے۔حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شہزادی خاتون جنت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل میں بکثرت احادیث وارد ہیں۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۱ رمضان ۴۰ ھ کو چار سال نو مہینے اور چند روز خلافت فرما کر بعمر تریسٹھ سال شہادت پائی۔

عشرۂ مبشرہ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دس اصحاب وہ ہیں جن کے بہشتی (۴) ہونے کی دنیا میں خبر دے دی گئی ان کو "عشرہ مبشرہ" کہتے ہیں۔ان میں چار تو یہی خلفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں جن کا ذکر ابھی گزرا باقی حضرات کے اسماء گرامی یہ ہیں: حضرت طلحہ، حضرت زبیر،

(۱) سخاوت اور شرم (۲) روایت کی گئی (۳) دو نوروں والا (۴) جنتی

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت سعید بن زید، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ احادیث میں بعض اور صحابہ کرام کو بھی جنت کی بشارت دی گئی ہے چنانچہ خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حق میں وارد ہے کہ وہ جنت کی بیبیوں کی سردار ہیں اور حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں وارد ہے کہ وہ جوانانِ بہشت کے سردار ہیں اسی طرح اصحاب بدر اور اصحاب بیعۃ الرضوان کے حق میں بھی جنت کی بشارتیں ہیں۔

امامت کا بیان

مسلمانوں کے لئے ایک ایسا امام ضروری ہے جو ان میں شرع کے احکام جاری کرے، حدیں قائم کرے، لشکر ترتیب دے، صدقات وصول کرے، چوروں، لٹیروں، حملہ آوروں کو مغلوب (۱) کرے، جمعہ وعیدین قائم کرے، مسلمانوں کے جھگڑے کاٹے، حقوق پر جو گواہیاں قائم ہوں وہ قبول کرے، ان بیکس یتیموں کے نکاح کرے جن کے ولی نہ رہے ہوں اور ان کے سوا وہ کام انجام دے جن کو ہر ایک آدمی انجام نہیں دے سکتا۔

امام کیلئے ضروری ہے کہ وہ ظاہر ہو چھپا ہوا نہ ہو۔ ورنہ وہ کام انجام نہ دے سکے گا جن کیلئے امام کی ضرورت ہے۔ یہ بھی لازم ہے کہ امام قریشی ہو، قرشی کے سوا اور کی امامت جائز نہیں۔ امام کیلئے ضروری ہے کہ مسلمان، مرد، آزاد ہو، عاقل، بالغ اور اپنی رائے، تدبیر اور شوکت وقوت سے مسلمانوں کے امور میں تصرف (۲) کرسکتا ہو یعنی صاحب سیاست ہو اور اپنے علم، عدل اور شجاعت و بہادری سے احکام نافذ کرنے اور دار الاسلام کی حدود (۳) کی حفاظت اور ظالم ومظلوم کے انصاف پر قادر ہو۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم متقی و پرہیزگار

---

(۱) قابو پانا (۲) دخل (۳) سرحدیں

ہیں ان کا ذکر اَدب، محبت اور توقیر کے ساتھ لازم ہے ان میں سے کسی کے ساتھ بدعقیدگی یا کسی کی شان میں بدگوئی کرنا انتہائی درجہ کی بدنصیبی اور گمراہی ہے۔ وہ فرقہ نہایت بدبخت اور بددین ہے جو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر لعن طعن کو اپنا مذہب بنائے ان کی عداوت (۱) کو ثواب کا ذریعہ سمجھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بڑی شان ہے ان کی ایذا (۲) سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا ہوتی ہے۔ کوئی ولی، کوئی غوث، کوئی قطب مرتبہ میں کسی صحابی کے برابر نہیں ہوسکتا۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جنتی ہیں۔ روزِ محشر فرشتے ان کا استقبال کریں گے۔

اولیاء اللہ

اللہ کے وہ مقبول بندے جو اس کی ذات وصفات کے عارف (۳) ہوں، اس کی اطاعت وعبادت کے پابند رہیں، گناہوں سے بچیں، انہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اپنا قربِ خاص عطا فرمائے ان کو ''اولیاء اللہ'' کہتے ہیں۔

ان سے عجیب وغریب کرامتیں ظاہر ہوتی ہیں مثلاً آن کی آن میں مشرق سے مغرب میں پہنچ جانا، پانی پر چلنا، ہوا میں اڑنا، جمادات (۴) وحیوانات سے کلام کرنا، بلائیں دفع کرنا، دور دراز کے حالات ان پر منکشف (۵) ہونا۔ اولیاء کی کرامتیں درحقیقت ان انبیاء علیہم السلام کے معجزات ہیں جن کے وہ امتی ہوں۔ اولیاء کی محبت دارین (۶) کی سعادت اور رضائے الٰہی کا سبب ہے۔ ان کی برکت سے اللہ تعالیٰ مخلوق کی حاجتیں پوری کرتا ہے۔ ان کی دعاؤں سے خلق (۷) فائدہ اٹھاتی ہے۔ ان کے مزاروں کی زیارت، ان کے عُرسوں کی شرکت سے برکات حاصل ہوتی ہیں۔ ان کے وسیلہ سے دعا کرنا کامیابی ہے۔

مرنے کے بعد مُردوں کو صدقہ، خیرات، تلاوتِ قرآن شریف، ذکر الٰہی اور دعا

---

(۱) دشمنی (۲) تکلیف (۳) پہچاننے والا (۴) پتھر وغیرہ (۵) ظاہر (۶) دونوں جہاں، دنیا وآخرت (۷) مخلوق

سے فائدہ ہوتا ہے۔ان سب چیزوں کا ثواب پہنچتا ہے اسی لئے فاتحہ اور گیارہویں وغیرہ مسلمانوں میں قدیم (ا) سے رائج ہے اور صحیح احادیث سے یہ امور ثابت ہیں۔ان کا منکر گمراہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ایمان کامل پر زندہ رکھے اور اسی پر اٹھائے اپنے محبوبوں کی محبت عطا فرمائے اور اپنے دشمنوں سے بچائے۔(آمین)

وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

(ا) بہت پہلے سے جاری

نبوت کے جھوٹے دعویدار

اسود عنسی

یہ عنس بن قدحج سے منسوب تھا اس کا نام عیلہ تھا۔ اسے "ذوالخمار" بھی کہتے تھے اور ذوالحمار بھی۔ ذوالخمار کہنے کی وجہ تو یہ تھی کہ یہ اپنے منہ پر دوپٹہ ڈالا کرتا تھا جبکہ ذوالحمار کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ کہا کرتا تھا کہ جو شخص مجھ پر ظاہر ہوتا ہے وہ گدھے پر سوار ہو کر آتا ہے۔

ارباب سیر کے نزدیک یہ کاہن تھا اور اس سے عجیب وغریب باتیں ظاہر ہوتی تھیں یہ لوگوں کو اپنی چرب زبانی سے گرویدہ کرلیا کرتا تھا اس کے ساتھ دو ہمزاد شیطان تھے جس طرح کاہنوں کے ساتھ ہوتے ہیں اس کا قصہ یوں ہے کہ فارس کا ایک باشندہ باذان، جسے کسریٰ نے یمن کا حاکم بنایا تھا، نے آخری عمر میں توفیق اسلام پائی اور سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے اسے یمن کی حکومت پر برقرار رکھا اس کی وفات کے بعد حکومت یمن کو تقسیم کر کے کچھ اس کے بیٹے شہر بن باذان کو دی اور کچھ ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ کو اور کچھ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو مرحمت فرمائی۔ اس علاقے میں اسود عنسی نے خروج کیا اور شہر بن باذان کو قتل کر دیا اور مرزبانہ جو کہ شہر کی بیوی تھی اسے کنیز

بنالیا فردہ بن مسیک نے جو کہ وہاں کے عامل تھے اور قبیلہ مراد سے تعلق رکھتے تھے انہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو ایک خط لکھ کر مطلع کیا حضرت معاذ اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما اتفاق رائے سے حضر موت چلے گئے جب یہ خبر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو پہنچی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے اس جماعت کو لکھا کہ تم اکٹھے ہو کر جس طرح ممکن ہو اسود عنس کے شر و فساد کو ختم کرو۔ اس پر تمام فرمانبرداران نبوت ایک جگہ جمع ہوئے اور مرزبانہ کو پیغام بھیجا کہ یہ اسود عنسی وہ شخص ہے جس نے تیرے باپ اور شوہر کو قتل کیا ہے اس کے ساتھ تیری زندگی کیسے گزرے گی؟ اس نے کہلوایا میرے نزدیک یہ شخص مخلوق میں سب سے زیادہ دشمن ہے مسلمانوں نے جواباً پیغام بھیجا کہ جسطرح تمہاری سمجھ میں آئے اور جسطرح بن پڑے اس ملعون کے خاتمہ کی سعی کرو چنانچہ مرزبانہ نے دو اشخاص کو تیار کیا کہ وہ رات کو دیوار میں نقب لگا کر اسود کی خواب گاہ میں داخل ہو کر اسے قتل کر دیں۔ ان میں سے ایک کا نام فیروز دیلمی تھا جو مرزبانہ کا چچازاد اور نجاشی کا بھانجا تھا انہوں نے دسویں سال مدینہ منورہ حاضر ہو کر اسلام قبول کیا تھا رضی اللہ عنہ اور دوسرے شخص کا نام دادویہ تھا بہر حال جب مقررہ رات آئی تو مرزبانہ نے اسود کو خالص شراب کثیر مقدار میں پلادی جس سے وہ مدہوش ہو گیا فیروز دیلمی نے اپنی ایک جماعت کے ساتھ نقب لگائی اور اس بدبخت کو قتل کر دیا اس کے قتل کرتے وقت گائے کے چلاّنے کی طرح بڑی شدید آواز آئی اس کے دروازے پر ایک ہزار پہرے دار ہوا کرتے تھے وہ آواز سن کر اس طرف لپکے مگر مرزبانہ نے انہیں یہ کہہ کر مطمئن کر دیا کہ خاموش رہو تمہارے نبی پر وحی آئی ہے ادھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے اپنی وفات ظاہری سے پہلے ہی خبر دے دی تھی کہ آج رات اسود عنسی مارا گیا ہے اور ایک مرد

مبارک نے جو کہ اس کے اہلبیت سے ہے اس نے اسے قتل کیا ہے اس کا نام فیروز ہے اور فرمایا" فاز فیروز " یعنی فیروز کامیاب ہوا۔

(مدارج النبوۃ مترجم ج دوم ص ۵۵۴ مطبوعہ مکتبۂ اسلامیہ اردو بازار لاہور)

مسیلمہ کذاب

یہ خود کو" رحمٰن الیمامہ" کہلواتا تھا پورا نام مسیلمہ بن ثمامہ تھا یہ کہتا تھا" جو مجھ پر وحی لاتا ہے اس کا نام رحمٰن ہے" یہ اپنے قبیلے بنو حنیف کے ساتھ مدینہ منورہ حاضر ہوا تھا ایک روایت کے مطابق ایمان لایا تھا بعد میں مرتد ہو گیا تھا اور ایک روایت کے مطابق اس نے تخلف کیا اور کہا اگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے بعد خلیفہ بنا دیں تو میں مسلمان ہو جاؤں اور ان کی متابعت کر لوں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس کی قیام گاہ پر تشریف لے گئے اور اس کے سر پر کھڑے ہو گئے اس وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دست اقدس میں کھجور کی ایک شاخ تھی فرمایا اگر تو مجھ سے اس شاخ کو بھی مانگے تو میں تجھے نہ دوں بجز اس کے جو مسلمانوں کے بارے میں حکم الٰہ ہے اور ایک روایت کے مطابق اس نے تھوڑی دیر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے گفتگو کرنے کے بعد کہا اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مجھے اپنی نبوت میں شریک کر لیں یا اپنا جانشین مقرر کر دیں تو میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے بیعت کرنے کو تیار ہوں اس پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا (اور اس وقت آپ کے ہاتھ میں کھجور کی شاخ تھی) کہ تم نبوت میں سے اگر یہ لکڑی بھی مجھ سے مانگو تو نہیں مل سکتی۔ بہر حال جب دربار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ناکام و نامراد واپس ہوا تو اس نے خود ہی اعلان نبوت کر ڈالا اور اہل یمامہ کو بھی گمراہ و مرتد بنانا شروع کر دیا اس نے شراب و زنا کو

حلال کر کے نماز کی فرضیت کو ساقط کر دیا مفسدوں کی ایک جماعت اس کے ساتھ مل گئی اس کے چند عقائد یہاں بیان کیے جاتے ہیں۔

(۱) سمت معین کر کے نماز پڑھنا کفر و شرک کی علامت ہے لٰہذا نماز کے وقت جدھر دل چاہے منہ کر لیا جائے اور نیت کے وقت کہا جائے کہ میں بے سمت نماز ادا کر رہا ہوں۔

(۲) مسلمانوں کے ایک پیغمبر ہیں لیکن ہمارے دو ہیں ایک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہیں اور دوسرا مسیلمہ اور ہر امت کے کم از کم دو پیغمبر ہونے چاہئیں۔

(۳) مسیلمہ کے ماننے والے اپنے آپ کو رحمانیہ کہلاتے تھے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے معنی کرتے تھے شروع مسیلمہ کے خدا کے (مسیلمہ کا نام رحمان بھی مشہور تھا) کے نام سے جو مہربان ہے۔

(۴) ختنہ کرنا حرام ہے وغیرہ وغیرہ۔

اس نے ایک کتاب بھی وضع کی تھی جس کے دو حصے تھے پہلے کو ''فاروق اول'' اور دوسرے کو ''فاروق ثانی'' کہا جاتا تھا اور اس کی حیثیت کسی طرح قرآن سے کم نہ سمجھتے تھے اسی کو نمازوں میں پڑھا جاتا تھا اس کی تلاوت کو باعث ثواب خیال کرتے۔ اس شیطانی صحیفے کے چند جملے ملاحظہ ہوں: یا ضفدع بنت ضفدع نقی ما تنقین اعلاك فی الماء و اسفلك فی الطین لا الشارب تمنعین ولا الماء تكدرین ترجمہ: اے مینڈکی کی بچی اسے صاف کر جسے تو صاف کرتی ہے تیرا بالائی حصہ تو پانی میں اور نچلا حصہ مٹی میں ہے نہ تو پانی پینے والوں کو روکتی ہے اور نہ پانی کو گدلا کرتی ہے۔

اس وحی شیطان کا مطلب کیا ہے یہ بیان نہیں کیا جاسکتا کیونکہ مسیلمیوں کے نزدیک قرآن کریم اور فاروق کی تفسیر کرنا حرام تھا اب ذرا فاروق اول کی سورۃ الفیل بھی پڑھیے " الفیل و ماالفیل له ذنب دبیل و خرطوم طویل ان ذلك من خلق ربنا الجلیل " یعنی ہاتھی اور وہ ہاتھی کیا ہے اس کی بھدی دم ہے اور لمبی سونڈ ہے یہ ہمارے رب جلیل کی مخلوق ہے۔ اس کی یہ وحی شیطانی سن کر ایک بچی نے کہا کہ یہ وحی ہو ہی نہیں سکتی اس میں کیا بات بتائی گئی ہے جو ہمیں معلوم نہیں ہے سب کو پتہ ہے کہ ہاتھی کی دم بھدی اور سونڈ طویل ہوتی ہے۔ مسیلمہ کذاب اس شیطانی کتاب کے علاوہ لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے شعبدہ بازی بھی کرتا تھا جس کو وہ اپنا معجزہ کہتا تھا اور وہ یہ تھا کہ اس نے ایک مرغی کے بالکل تازہ انڈے کو سرکے میں ڈال کر نرم کیا اور پھر اس کو ایک چھوٹے منہ والی بوتل میں ڈالا انڈا ہوا لگنے سے پھر سخت ہو گیا بس مسیلمہ لوگوں کے سامنے وہ بوتل رکھتا اور کہتا کہ کوئی عام آدمی انڈے کو بوتل میں کسطرح ڈال سکتا ہے لوگ اس کو حیرت سے دیکھتے اور اسکے کمال کا اعتراف کرنے لگتے تھے۔ اس کے علاوہ جب لوگ اس کے پاس کسی مصیبت کی شکایت لے کر آتے تو یہ انکے لیے دعا بھی کرتا مگر اس کا نتیجہ ہمیشہ برعکس ہوتا تھا چنانچہ لوگ اس کے پاس ایک بچے کو برکت حاصل کرنے کو لائے اس نے اپنا ہاتھ بچے کے سر پر پھیرا وہ گنجا ہو گیا ایک عورت ایک مرتبہ اسکے پاس آئی کہا کہ ہمارے کھیت سوکھے جارہے ہیں کنویں کا پانی کم ہو گیا ہے ہم نے سنا ہے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی دعا سے خشک کنووں میں پانی ابلنے لگتا ہے آپ بھی ہمارے لیے دعا کریں چنانچہ اس کذاب نے اپنے مشیر خاص نہار سے مشورہ کیا اور اپنا تھوک کنویں میں ڈالا جس کی نحوست سے کنویں کا رہا سہا پانی بھی ختم ہو گیا ایک مرتبہ

اس کذاب نے سنا کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آبِ دہن لگایا تھا تو انکی آنکھوں کی تکلیف ختم ہوگئی تھی اس نے بھی کئی مریضوں کی آنکھوں میں تھوک لگایا مگر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جس کی آنکھ میں یہ تھوک لگا تا وہ بدنصیب اندھا ہو جا تا تھا۔ایک معتقد نے آ کر بیان کیا کہ میرے بہت سے بچے مر چکے ہیں صرف دو لڑکے باقی ہیں آپ ان کی درازی عمر کی دعا کریں کذاب نے دعا کی اور کہا جاؤ تمہارے چھوٹے بچے کی عمر چالیس سال ہوگی یہ شخص خوشی سے جھومتا ہوا گھر پہنچا تو ایک اندوہناک خبر اس کی منتظر تھی کہ ابھی اس کا ایک لڑکا کنویں میں گر کر ہلاک ہوگیا ہے اور جس بچے کی عمر چالیس سال بتائی تھی وہ اچانک ہی بیمار ہوا اور چند لمحوں میں چل بسا اور ایک روایت کے مطابق ایک لڑکے کو بھیڑیے نے پھاڑ ڈالا تھا اور دوسرا کنویں میں گر کر ہلاک ہوا تھا۔

ان لوگوں پر تعجب ہے جو اس ملعون کے ایسے کرتوتوں کے باوجود اس کی پیروی کرتے تھے اور اس سے بیزار نہ ہوتے تھے چونکہ جاہلوں کی جماعت میں غرض کے بندے شامل تھے لہٰذا جب سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا وصالِ ظاہری ہوا تو اس کا کاروبار چمک گیا اور ایک لاکھ سے زیادہ جہال اس کے اردگرد جمع ہوگئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت مقدسہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ۲۴ ہزار کا لشکر لیکر اس کے استیصال کو تشریف لے گئے ان کے مقابل ۴۰ ہزار کا لشکر کفار تھا فریقین میں خوب لڑائی ہوئی یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی اور یہ بد بخت کذاب حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں واصل با جہنم ہوا اور اس وقت آپ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا: میں زمانہ کفر میں سب سے اچھے آدمی کا قاتل تھا اور زمانہ اسلام میں

سب سے بدتر کا قاتل ہوں۔

(ملخص از ترجمان اہلسنت بابت ماہ نومبر 1973 ص ۲۹ تا ۳۳، مدارج النبوۃ مترجم جلد دوم صفحہ ۵۵۲ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور)

مرزا علی محمد باب

اس کا اصل نام علی محمد تھا اور باپ کا نام محمد رضا، جو شیراز کا ایک تاجر تھا۔ مرزا علی محمد نے بابی فرقہ کی بنیاد رکھی۔ فارسی و عربی کی ابتدائی کتب پڑھتے ہی اس نے سخت ریاضتیں کر کے زہد میں نام کمایا پھر کربلا میں سید کاظم مجتہد کے حلقہ درس میں شریک رہا۔ سید کاظم کے مرنے کے بعد اس کے بہت سے شاگرد لے کر کوفہ پہنچا اور وہاں اپنی مصنوعی عبادتوں سے لوگوں کو اپنی طرف مائل کر لیا پھر ۱۲۶۰ھ میں اپنے چیلوں سے یہ اظہار کیا کہ جس مہدی کا انتظار کیا جا رہا تھا وہ میں ہی ہوں اور اسکے ثبوت میں بعض احادیث جن میں مہدی موعود کے آثار ذکر کیئے گئے ہیں وہ پیش کیے اور کہا یہ تمام آثار مجھ میں پوری طرح پائے جاتے ہیں غالباً اس نے نبوت کا دعویٰ بھی کیا تھا جب اس سے معجزہ طلب کیا گیا تو کہنے لگا میری تحریر و تقریر ہی معجزہ ہے اس سے بڑھ کر کیا معجزہ ہو سکتا ہے کہ میں ایک ہی دن میں ایک ہزار شعر مناجات میں تصنیف کرتا ہوں پھر اسے خود لکھتا بھی ہوں اور اس نے اپنی چند مناجات لوگوں پر پیش کیں جس میں اعراب تک درست نہ تھا جب اس پر اعتراض ہوا تو کہا: علم ایک گناہ کا مرتکب ہونے کی وجہ سے اب تک غضب الٰہی کا شکار تھا میری شفاعت کی وجہ سے اس کی خطا معاف ہوئی اور یہ حکم دیا گیا کہ اب نحوی غلطیوں کا مضائقہ نہیں آئندہ کوئی اگر نحوی غلطی کرے تو کچھ حرج نہیں۔ عوام کو مائل کرنے کے لیے ایک حربہ اور ملاحظہ فرمائیے: اس نے اعلان کیا کہ میرے وجود

سے تمام ادیان متحد ہو جائیں گے کیونکہ میں آئندہ سال مکہ معظّمہ سے خروج کروں گا اور جملہ روئے زمین پر قبضہ کروں گا لہٰذا جب تک تمام ادیان متحد نہ ہوں نیز تمام دنیا میری مطیع نہ ہو جائے اس وقت تک تمام مردوں پر تکالیف شرعیہ معاف ہیں اب اگر کوئی میرا مرید احکام شرعیہ ادا نہ کرے تو اس پر مواخذہ نہیں ہے اس اعلان سے بھی دنیا پرست عیش کوش لوگ اس کے فریب میں آتے گئے۔ ذرا ان کے مذہب کا حال ملاحظہ ہو (۱) بہن بھائی میں جنسی تعلقات قائم کرنا روا تھا اور زنا میں شمار نہیں کیا جاتا تھا۔ (۲) ایک عورت نو آدمیوں سے نکاح کر سکتی تھی بالفاظ دیگر نو آدمی ایک عورت سے نکاح کرنے کے روادار تھے (۳) کسی مذہب کی پابندی نہ تھی، اس مادر پدر آزادی کا نتیجہ نہایت بھیانک نکلا اس کے متبعین لوگوں میں اعلانیہ فسق و فجور کا بازار گرم ہو گیا اس نے اپنے مریدوں کو چند احکام بھی دیئے تھے وہ بطور اشعار تھے ملاحظہ ہوں (۱) چونکہ تمام دنیا میرے زیر نگیں ہو گی نیز تمام دنیا میں ایک مذہب ہونا ہے لہٰذا میں آئندہ برس مکہ سے خروج کروں گا تاکہ دنیا میرے قبضے میں آجائے اور میرے وجود سے مقصود اغراض پوری ہو جائیں اس کے نتیجے میں یقیناً دشمنان خدا کی جانیں جسم سے جدا ہونگی ہزاروں خون کی ندیا بہیں گی پس جملہ مریدوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ بطور علامت وشگون اپنے خطوط کو سرخ کیا کریں۔ (۲) السلام علیک کے بجائے ''مرحبا بک'' سلام مقرر کیا جاتا ہے (۳) اذان میں میرا نام بھی داخل ہو۔

بابی کا کہنا تھا کہ (معاذ اللہ) محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم و علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیعت کی اور اب تک یہ دونوں ہستیاں جدا جدا تھیں میں ان دونوں کا جامع ہوا اس لیے میرا نام بھی علی محمد ہے نیز جس طرح کوئی آدمی بغیر باب (دروازے) کے

گھر میں داخل نہیں ہو سکتا اسی طرح مجھے دیکھے بغیر اور مجھ سے اجازت لیے بغیر خدا اور دین خدا تک نہیں پہنچا جا سکتا۔ اس کے چیلوں نے یہ مذکورہ بکواس سن کر ہی اس کا لقب باب کر دیا۔

باب نے اپنے تصنیف کردہ مجموعہ کے ایک حصہ کا نام ''قرآن'' دوسرے کا نام ''مناجات'' رکھا۔ بابی فرقے کے چند عقائد ملاحظہ ہوں:

(۱) خدا کہیں غائب نہیں ہے بلکہ وہ ہمارے اپنے اندر موجود ہے، سو جب ہم اسے اپنے اندر دیکھتے ہیں تو وہی اس سے ملاقات کا دن ہوتا ہے یہ ملاقات قیامت سے وابستہ نہیں ہے بلکہ ہماری زندگی سے متعلق ہے۔

(۲) ہمارا مرتبہ دیکھ کر دہ قرآن مسلمانوں کے قرآن سے کئی حصہ بہتر ہے۔

(۳) حشر و نشر سے مراد نیکی و بدی کی زندگی ہے اگر کوئی شخص گناہ گار ہے وہ مُردہ ہو جاتا ہے لیکن جوں ہی وہ نیک لوگوں کے پاس آتا ہے وہ زندہ ہو جاتا ہے گویا گناہوں کی زندگی چھوڑ کر نیکوں کے پاس آنا ہی حشر و نشر ہے اس کے علاوہ قیامت کچھ بھی نہیں ہے۔

یہ فتنہ پرور شخص کئی سال تک ایران پر چھایا رہا اس دوران شیعوں سے اسکے مناظرے بھی ہوئے آخر کار اسے چہریق کے قلعے میں قید کر دیا گیا یہاں تک کہ ۱۲۶۵ھ میں اسے گولی ماردی گئی اور اس کی لاش گلی کوچوں میں گھما کر باہر ڈلوادی گئی۔

(ملخص از مذاہب اسلام محمد نجم الغنی خان رامپوری ص ۶۶۷ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور پاکستان)

مرزا بہاء اللہ

ایران کے ایک شخص علی محمد باب نے ایک نئے مذہب کی بنیاد ڈالی اس کا دعویٰ تھا کہ اسے الہام ہوتا ہے اور نئے مذہب کا نام اس نے بابی مذہب رکھا اس کے پیروکاروں میں دو بھائی بھی تھے ایک بہاء اللہ اور دوسرا صبح ازل۔ باب جس نے بابی فرقے کی بنیاد رکھی تھی اس نے اپنے بعد مستقبل قریب میں ایک شخص کی آمد کی خبر دی جسے اس نے یظہر اللہ کا نام دیا تھا چنانچہ اس کے بعد ایک شخص مرزا اسد اللہ نے یظہر اللہ ہونے کا دعویٰ کیا مگر باب کے پیروکار بہاء اللہ اور صبح ازل نے اس کی مخالفت کر کے اسے قتل کرا دیا بعد میں بہت سے بابیوں نے یہ دعویٰ کیا مگر کسی کو بھی خاص اہمیت حاصل نہ ہوئی بابیوں اور حکومت ایران میں ایک جنگ ہوئی (جسے جنگ قلعہ شیخ طبرسی کے نام سے شہرت حاصل ہوئی) اس جنگ کے بعد بہاء اللہ اور صبح ازل بغداد چلے گئے ایک سال گزرنے کے بعد بہاء اللہ اکیلا ہی کردستان کے صحرائے سلیمانیہ کے پہاڑ سرگلوں چلا گیا اور اپنی زندگی کے دو سال وہاں نہایت عسرت و تنگ دستی میں گزارے اس عرصے میں وہ اپنے ساتھیوں سے برابر خط و کتابت کرتا رہا بالآخر وہ دوبارہ بغداد لوٹ آیا وہاں پہنچ کر اس نے دیکھا کہ اس کے بھائی صبح ازل کی قیادت میں بابی تحریک ختم ہونے لگی ہے یہ دیکھتے ہوئے اس نے بابی تحریک اپنے ہاتھ میں لینے کا ارادہ کیا اور یظہر اللہ ہونے کا دعویٰ کر دیا اس طرح بابی کی زمام اپنے ہاتھ میں کر لی اس کے دعوی کرنے کے بعد بابی تحریک میں جان پڑ گئی لہٰذا وہ تحریک جو پہلے بابی تحریک کے نام سے مشہور تھی اب بہائی تحریک سے مشہور ہوئی۔ بہاء اللہ کا بھائی نرم طبیعت کا مالک تھا جبکہ یہ اس کے برعکس تھا اسی لئے یہ تحریک کو اپنے مزاج کے مطابق لانا چاہتا تھا جو ایرانیوں کے لیے نقصان دہ

بات تھی چنانچہ حکومت ایران نے ترکی کی حکومت کو لکھا کہ بہاء اللہ کو بغداد سے کسی دوسری جگہ بھیج دیا جائے کیونکہ بغداد ایرانی سرحدوں کے قریب ہے اور بہاء اللہ وہاں ضعیف الاعتقاد اور جاہل لوگوں کو خفیہ طور پر گمراہ کرنے کی کوششیں کر رہا ہے چنانچہ دونوں حکومتوں کے باہمی مشورے سے بہاء اللہ کو اسکے اہل خانہ اور پیروکاروں سمیت بغداد سے قسطنطنیہ منتقل کر دیا گیا۔ یظہر اللہ کے دعوے کے وقت بہاء اللہ کی عمر تقریباً پچاس سال تھی بغداد سے قسطنطنیہ منتقل ہوتے وقت اس نے ایک باغ میں بارہ روز قیام کیا اس باغ کو بہائی ''باغ رضوان'' کہتے ہیں اور ان دنوں کو ایام عہد رضوان سے موسوم کیا جاتا ہے قسطنطنیہ میں بہاء اللہ کا قیام چار ماہ رہا پھر اس نے ''اورنہ'' کی طرف کوچ کیا ''اورنہ'' کو بہائی ''ارض السم'' کہتے ہیں کیونکہ یہاں قیام کے دوران ہی اس نے اپنے مخفی راز جواب تک دل میں چھپائے تھا آشکار کر دیے تھے یہاں اس نے اپنے دعوے کی راہ ہموار کر لینے کے بعد بابیوں کو دعوت دی کہ اسے یظہر اللہ تسلیم کریں مگر اس کے بھائی سمیت بعض دوسرے بابیوں نے اس سے بھرپور اختلاف کیا نتیجۃً بابی تحریک دو گروپوں میں تقسیم ہو گئی چونکہ صبح ازل قدامت پسند تھا لہٰذا وہ اور اسکے ماننے والے اسی بابی تحریک پر مصر رہے جبکہ بقیہ بہاء اللہ کے اتباع کی وجہ سے بہائی کہلانے لگے جب ان دونوں گروہوں کا تصادم بڑھ گیا تو ترکی حکومت نے صبح ازل کو قبرص اور اس کے بھائی کو عکہ پہنچا دیا جہاں بہاء اللہ اور اس کے متبعین کو عکہ شہر کے قلعے میں قید کر دیا گیا بعد میں ان کے قیام کے لیے کئی مختلف جگہیں بدلی گئیں آخر اسی قید و بند میں بہاء اللہ مر گیا۔

اب اس فرقے کے عقائد ملاحظہ فرمائیے (۱) انکے نزدیک بہاء اللہ کی آمد کے بعد انبیاء کا دور ختم ہو چکا ہے اور یہ دور حضرت آدم علیہ السلام سے بہاء اللہ تک ہے اس

بہاء اللہ کے بعد پہلے تمام انبیاء کی شریعتیں منسوخ ہوچکی ہیں اور اب صرف بہائی شریعت پرعمل کرکے ہی نجات مل سکتی ہے (معاذ اللہ) (۲) بہائیوں کے نزدیک بہاء اللہ ہی خدا ہے جس نے انسانیت کا جامہ پہن لیا تھا چنانچہ بہاء اللہ کا اپنے بارے میں دعوی تھا کہ وہ اپنے کاموں کے لیے کسی کے سامنے جوابدہ نہیں اور سب اس کے سامنے جوابدہ ہیں نیز وہ کہتا کہ وہ زندگی کا میدان ہے وہ اللہ ہے وہ تمام اسماء الٰہی اور صفات کا منبع ہے خود ہی ذاکر اور خود ہی مذکور ہے جو موسیٰ سے کوہ طور پر ہم کلام ہوا تھا (۳) بہائی سال میں پانچ عیدیں مناتے ہیں (۱) عید رضوان بہاء اللہ کے ظہور (۲) عید باسط باب (۳) عید میلاد بہاء اللہ (۴) عید میلاد باب (۵) عید نوروز۔ بہائیت کی تعلیمات میں اخفائے راز کو ہمیشہ اہمیت دی گئی ہے ان کے ہاں دولت، سفر، منزل مقصود اور مذہب چھپانے کی تلقین کی جاتی ہے ان کا رئیس اعلیٰ ہمیشہ بہاء اللہ کی اولاد سے ہی ہوتا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی

مرزا غلام قادیانی ۱۸۳۹ یا ۱۸۴۰ء کو پیدا ہوا ابتدائی تعلیم مولوی گل علی شاہ سے حاصل کی کچھ عرصے اپنے والد کے ساتھ انگریزی کچہریوں کے چکر بھی لگائے آبائی پیشہ زمینداری تھا آباؤ اجداد سکھوں اور انگریزوں کے وفادار ملازم رہتے آئے تھے والد کا نام غلام مرتضیٰ تھا مرزا غلام قادیانی انگریزی اور عربی میں ابجد خواں تھا اس نے قانون کا امتحان دیا مگر فیل ہونے پر تعلیم سے دل اچاٹ ہوگیا کمزوری دل و دماغ کا مرض پوری عمر جولانی سے رہا تشنج قلب، اسہال، دردسر، مالیخولیا، شوگر وغیرہ امراض موصوف کی زندگی کے ساتھی تھے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں موصوف کا شدت اسہال یا ہیضہ سے

انتقال ہوا۔ بعد وفات انکے منہ سے پاخانہ نکلتے دیکھا گیا جو حاضرین کی عبرت کا باعث ہوا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے خلفاء اس صورت حال کی تردید کرتے رہے والعلم عند اللہ عزوجل۔

۱۸۸۶ء میں مرزا نے اپنی نبوت کی بنیاد رکھنا شروع کی جو کہ گول مول الہام اور کشف وغیرہ پر مبنی تھی جو کہ براہین احمدیہ میں موجود ہے یاد رہے براہین احمدیہ اور تحذیر الناس (مدرسہ دیوبند) بیک وقت لکھی گئیں نیز علی گڑھ کالج کا اجراء، مدرسہ دیوبند کی تاسیس اور براہین احمدیہ کی تصنیف کا زمانہ بھی ایک ہی ہے گویا انگریزوں نے بیک وقت چار فتنے دیوبند، قادیان، علی گڑھ و دہلی سے کھڑے کردیئے مگر مرزا غلام قادیانی سب پر بازی لے گیا کہ نبوت کا دعویٰ کرکے دجالوں میں اپنا نام لکھوایا اپنی دنیا سنبھالنے کی خاطر کروڑوں مسلمانوں کی عاقبت برباد کی چنانچہ ۱۸۸۶ء کے کشف والہام کے دعاوی کے بعد ایک نیا مکسچر ظلی و بروزی نبی کے نام سے تیار کیا چنانچہ ۱۸۹۰ میں یہ کہنا شروع کیا کہ مسیح موعود اور ابن مریم میں خود ہوں، چنانچہ خود لکھتا ہے ''مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔'' (کشتی نوح ص ۴۷) اور مسیح موعود کے متعلق لکھتا ہے: میرا دعویٰ یہ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدائے تعالیٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیشن گوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانے میں ظاہر ہوگا۔ (تحفہ گولڑویہ ص ۱۹۵)۔

موصوف نے اپنی ظلی و بروزی کی منطق کا ہیر پھیر لفظوں کی چکر بازی میں

یوں بھی دکھایا ہے کہ اس نکتہ کو یاد رکھو کہ میں رسول اور نبی نہیں ہوں یعنی باعتبار نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے، اور میں رسول اور نبی ہوں یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے۔ میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے اور میں کوئی علیحدہ شخص نبوت کا دعویٰ کرنے والا ہوتا تو خدا تعالیٰ میرا نام محمد، احمد، مصطفیٰ اور مجتبیٰ نہ رکھتا۔ (نزول المسیح ص ۲) یہ تو ظل ہونے کے بارے میں ہے، بروزی کا فارمولا بھی ملاحظہ فرمایئے لکھتا ہے: مجھے بروزی صورت میں نبی ورسول بنایا ہے اور اس بناء پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا مگر بروزی صورت میں میرا نفس درمیان میں نہیں بلکہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور حامد ہوا پس نبوت و رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی۔ (نعوذ باللہ) (ایک غلطی کا ازالہ)

اس کے بعد مرزا قادیانی نے اور ترقی کی یہاں تک کہ ۱۹۰۱ء میں حقیقی نبوت کا دعویٰ کر دیا چنانچہ لکھتا ہے: ہلاک ہوگئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول (یعنی مرزا غلام) کو قبول نہ کیا۔ مبارک وہ، جس نے مجھ کو پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور اس کے نوروں میں سے آخری نور ہوں بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔ (کشتی نوح ص ۵۶)

یہ شخص انبیاء کرام کا نہایت گستاخ تھا چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں لکھتا ہے: عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ ظاہر نہ ہوا اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا اسی روز سے شریفوں نے

آپ سے کنارہ کیا۔

(ازالہ اوہام ص ۳۰۳ ملخص از برطانوی مظالم کی کہانی مؤلفہ عبدالحکیم اختر شاہ جہاں پوری علیہ الرحمۃ ص ۶۴۳ تا ۶۵۶)

سیدی اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قادیانی سے بدزبان کو دیکھو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی کیسی توہین کرتا ہے یہاں تک انہیں اور انکی ماں صدیقہ بتول کو فحش گالیاں دیتا ہے یہاں تک ۴۰۰ انبیاء کو صاف جھوٹا لکھا حتیٰ کہ دربارہ حبیب خود شان اقدس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر ناپاک حملہ کیا۔

(ملفوظات ص ۲۰۸ مطبوعہ مشتاق بک کارنر لاہور)

دعویٰ نبوت کے بعد مرزا کی رگ شیطانی مزید پھڑکی تو اس نے خدائی دعویٰ کر ڈالا چنانچہ لکھتا ہے میں نے نیند میں اپنے آپ کو ہو بہو اللہ دیکھا اور میں نے یقین کرلیا کہ میں وہ (اللہ) ہوں پھر میں نے آسمان وزمین بنائے اور کہا ہم نے آسمان کو ستاروں کے ساتھ سجایا ہے۔

(کمالات اسلام ص ۵۶۴، ۵۶۵ بحوالہ برطانوی مظالم کی کہانی ص ۶۵۸)

دیگر جھوٹے نبوت کے دعویداروں کی طرح مرزا غلام قادیانی نے بھی کچھ پیشین گوئیاں کی تھیں مگر ان کا انجام مسیلمہ کذاب کی طرح ہوا۔

۱۔ اپنے لیے ایک لڑکے کی پیشین گوئی کی تھی جس کی نسبت کہا تھا کہ انبیاء کا چاند ہوگا اور بادشاہ اس کے کپڑوں سے برکت لیں گے مگر نشان الٰہی کہ چوں دم برادشتم مادہ برآمد بیٹی پیدا ہوئی اس پر کہا کہ وحی سمجھنے میں غلطی ہوئی اب کی جو ہوگا وہ لڑکا انبیاء کا چاند ہوگا، بیٹی بیٹے ہمیشہ پیدا ہوتے ہیں اب کی ہوا بیٹا مگر چند روز جی کر مر گیا بادشاہ کیا

کسی محتاج نے بھی اس کے کپڑوں سے برکت نہ لی۔

۲۔ ایک اور پیشین گوئی آسمانی بیوی کی تھی اپنی چچازاد بہن احمدی کو لکھ بھیجا کہ اپنی بیٹی محمدی بیگم میرے نکاح میں دے دے۔اس نے صاف انکار کیا اس پر طمع دلائی پھر دھمکیاں دیں پھر کہا کہ وحی آ گئی کہ زوجنکھا ہم نے تیرا نکاح اس سے کر دیا اور یہ کہ اس کا نکاح اگر تو دوسری جگہ کرے گی تو ڈھائی یا تین برس کے اندر اس کا شوہر مر جائے گا مگر اس خدا کی بندی نے ایک نہ سنی، سلطان محمد خان سے نکاح کر دیا۔وہ آسمانی نکاح دھرا ہی رہا نہ وہ شوہر مرا کتنے بچے اس سے ہو چکے اور یہ چل دیئے۔

(ملخص از فتاوی رضویہ جلد ۶ ص ۳۱ مطبوعہ آرام باغ کراچی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیتِ ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی انعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ
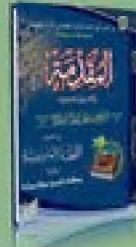
فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net